اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵۸۱

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸ عہ

قیمت ششماہی بیرون ہند لعہ

جلد ۲۳	۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۶ ستمبر ۱۹۳۵ء	نمبر ۷۵

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ستمبر۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے چند روز کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو ابھی تک سابقہ تکلیف بدستور ہے۔ البتہ ایک دوائی سے جو خواب کی بنا پر استعمال کی جا رہی ہے پہلے سے تخفیف ہے۔

نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ جناب میاں میراں بخش صاحب ساکن شیخوپورہ ضلع گجرات ۲۳ اگست بعمر ۸۵ سال انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت مخلص اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی حضرت مولوی شیر علی صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں ہمیں اس صدمہ میں میاں صاحب مرحوم کے خاندان سے دلی ہمدردی ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خانۂ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے

(فرمودہ ۲۶ ستمبر ۱۹۰۵ء)

"اس میں کچھ بھی شک نہیں۔ کہ خانۂ کعبہ انوار و برکات کی تجلی گاہ ہے اور اس کی بزرگی میں کوئی کلام اور شبہ نہیں پہلی کتابوں میں بھی اس کی بزرگی کا ذکر ہے۔ مگر یہ تجلیات اور انوار و برکات اس ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آ سکتے۔ اس کے لئے دوسری آنکھ کی حاجت ہے۔ اگر وہ آنکھ کھلی ہو۔ تو یقیناً انسان دیکھ لے گا کہ خانۂ کعبہ میں کس قسم کے برکات نازل ہو رہے ہیں"

"مکہ کو بدنام کرنا۔ یا اس کی بزرگی اور عظمت کی نسبت شک کرنا بڑی غلطی ہے۔ سچ یہی ہے کہ کعبہ کی بزرگی اور نورانیت دوسری آنکھوں سے نظر آتی ہے۔ جیسا کہ سعدی نے فرمایا ہے ؎

چو بیت المقدس درون پر ز تاب۔ رہا کردہ دیوارہ بیروں خراب" (الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۵ء)

۲۹ ستمبر کو یوم التبلیغ پوری سرگرمی سے منایا جائے

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہوگا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف کریں:۔

جس جگہ ہو سکے جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں۔ اشتہارات وکتب وغیرہ کے ذریعہ ہر غیر احمدی کو پیغام حق پہونچایا جائے۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

مباہلہ میں شریک ہونیوالے احباب کو اطلاع

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت احمدیہ کی سچی اور بے مثال عقیدت اور خانہ کعبہ کی عظمت کے اظہار کے متعلق احرار کو مباہلہ کا جو چیلنج دیا ہے۔ اس میں ازراہ شفقت ایک ہزار یا کم از کم پانچ سو اصحاب کو شامل ہونے کی سعادت بخشنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ چونکہ یہ تعداد مخلصین جماعت کے مقابلہ میں نہایت قلیل ہے۔ اس لئے پانچ سو یا ایک ہزار کے انتخاب میں کچھ نہ کچھ وقت صرف ہوگا اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جو لوگ اس مباہلہ میں شریک ہونا چاہیں۔ اپنے نام فوراً بھجوانا شروع کر دیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی فہرست تیار کر لی جائے۔ اور جس وقت احرار آمادہ ہوں۔ اس وقت فہرست کی تیاری میں وقت نہ صرف کرنا پڑے۔ احباب اپنی درخواستیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں ارسال فرمائیں:۔

آریہ یووک سماج مجیٹھہ سے مناظرہ

آریہ یووک سماج مجیٹھہ ضلع امرتسر اور جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر کے درمیان ۲۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کو "وید ایشوری گیان ہے" کے موضوع پر مناظرہ قرار پایا ہے۔ مناظرہ مجیٹھہ ضلع امرتسر میں ۲ بجے سے ۴ بجے تک ہوگا۔ شرائط مناظرہ فریقین کے درمیان طے ہو چکے ہیں۔ یہ بھی احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مجیٹھہ میں کوئی احمدی نہیں ہے۔ سارا انتظام آریہ سماج نے کیا ہے۔ محمد عبد الحق سکرٹری جماعت احمدیہ بھوماں وڈالہ ضلع امرتسر

رسالہ تاجدار اسلام

اس نام سے ابو الفضل محمود صاحب نے بسلسلہ تبلیغ ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں سولہ مضامین نظم و نثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے منتخب کئے گئے ہیں۔ احباب غیر احمدی اصحاب کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک روپیہ میں ستر عدد خرید کر تقسیم کریں۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کے ٹریکٹ تبلیغی نظم و نثر میں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہی کلام ہے موجود ہیں۔ رسالہ الوصیت بھی ایک روپیہ میں ۷۰ عدد اور تعلیم کشتی نوح ایک روپیہ میں دو سو ابو الفضل صاحب محمود قادیان سے طلب فرمائیں۔ جو اصحاب قیمتاً نہیں خرید سکتے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	بشیر احمد صاحب چغتائی	جمشید پور	۴	عبد القادر صاحب	منگلور
۲	رحمت بی بی صاحبہ	ضلع لائلپور	۵	محمد حبیب صاحب	"
۳	محمد اسحاق صاحب	لاہور	۶	غلام غوث صاحب	"

ٹیریٹوریل کی بھرتی

۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء پھگواڑہ میں ٹیریٹوریل فورس کی بھرتی کمانڈنگ افسر صاحب بہادر ۱۱/۱۵ کریں گے۔ اس لئے جو دوست بھرتی ہونا چاہیں۔ تاریخ مقررہ پر پھگواڑہ دس بجے دن کے عباس علی حوالدار سے ملیں۔ احمدیوں کے لئے خاص موقعہ ہے۔ خاکسار عبد الغنی خان سکرٹری جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

تحریک قرضہ میں جلد حصہ لیں

"الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں تیس ہزار روپیہ قرض کی جو تحریک خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فوری ضروریات کے لئے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ہر صاحب استطاعت احمدی کو حصہ لینا چاہیئے اور فوری طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ چونکہ رقم قلیل ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد فراہم ہو جائے گی۔ اور اس میں وہی اصحاب شریک ہو سکیں گے۔ جو جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ سابقہ قرضہ کی طرح اس قرضہ کی رقوم بھی لازمی طور پر واپس کی جائیں گی۔ اور جس تاریخ سے ادائیگی قرضہ شروع ہوگی۔ اس سے دو سال کے اندر اندر تمام قرضہ واپس کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ:۔

پس جو اصحاب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمائیں:۔

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کیلئے نہایت ضروری اعلان

تمام جماعتیں اخبار "الفضل" قادیان میں نیشنل لیگ کی ضرورت و اہمیت اور قیام کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبات پریذیڈنٹ و سکرٹری صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کے اعلانات و ہدایات اور ہماری پے در پے اطلاعات پڑھ چکی ہیں۔ مگر باوجود ان تمام باتوں کے باستثنائے چند باقی جماعتوں نے اپنے ہاں نیشنل لیگ قائم کر کے اطلاع نہیں دی۔ لہذا گذارش ہے۔ کہ "سستیاں ترک کرو طالب آرام نہ ہو" پر عمل کرتے ہوئے اور وقت کی نزاکت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جلد از جلد اپنے ہاں نیشنل لیگ قائم کر کے ممبران۔ رضا کاران اور عہدہ داران کے متعلق ہمیں اطلاع دیں۔ (نوٹ) فہرستیں بناتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا لازمی ہے۔ (۱) نمبر شمار (۲) نام (۳) ولدیت (۴) سکونت (۵) داخلہ (۶) ماہوار چندہ (۷) ممبران و رضا کاران کی فہرستیں علیحدہ علیحدہ ہوں۔ اور عہدہ داران کا پتہ پورا ہو۔ (نوٹ) تمام فہرستیں صاف اور خوشخط مندرجہ ذیل پتہ پر آئیں۔ عبد الرحمن احمدی اسسٹنٹ سکرٹری نیشنل لیگ مسجد احمدیہ محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ

تحریک جدید کے پہلے مالی سال کے متعلق مخلصین جماعت سے ضروری مطالبہ

وعدوں کی تمام رقوم ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء تک ادا ہو جانی چاہئیں

دشمنانِ بداندیش کی فتنہ پردازیاں اور ستم رانیاں جماعت احمدیہ کے لئے جس طرح ابرِ رحمت بن کر برسیں۔ اُس کے نہایت ہی دل آویز پہلوؤں میں سے ایک اہم پہلو وہ ہے۔ جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نام سے مخلصین جماعت کے سامنے پیش فرمایا۔ اور جس کے خوش آئند نتائج ہر احمدی کے دل کو سرور سے بھر دینے۔ اور اسے شکر و امتنان کے جذبات کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے آستانہ پر جھکنے کے لئے مجبور کر رہے ہیں۔ کون نہیں جانتا۔ احرار نے جماعت احمدیہ کو کچلنے، شوکتِ احمدیت کو مسلنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام دُنیا سے مٹانے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگایا۔ احرار کے پوشیدہ اور ظاہری مددگاروں نے اپنے مال و دولت، اپنی شوکت و حشمت اور اپنی طاقت و قوت سے ان کی امداد کی۔ لیکن ان تمام خطرناک اوقات میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نہ صرف ثبات و استقلال کی چٹان پر پوری مضبوطی سے جمی رہی۔ بلکہ اس کی تعداد، اس کی قوت اور اس کی شوکت میں حیرت انگیز اضافہ ہو گیا:۔

دشمنوں کی تعلیاں ہر احمدی کے خون کیا اور زیادہ حدت اور تموج پیدا کرنے کا موجب ہو گئیں۔ اور شدائد و مصائب کی گھڑیاں اللہ تعالےٰ کے قریب لے جانے کا باعث بن گئیں۔ چنانچہ قربانی اور ایثار کا ان ایام میں جماعت احمدیہ نے اپنوں اور غیروں کے سامنے جو شاندار نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کی ایک جھلک اس مالی ایثار سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تحریک جدید کے جواب میں مخلصین جماعت نے دکھایا:۔

گزشتہ اکتوبر میں جبکہ احرار کی فتنہ انگیزیاں اپنے انتہائی عروج پر تھیں۔ اور وہ نشۂ خودی میں سرمست ہو کر جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس پیشواؤں پر گند اچھالنا اور افرادِ جماعت کو مشکلات و مصائب کی چکیوں میں پیسنا اپنا منتہائے حیات قرار دے چکے تھے۔ سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ اور جماعت کے قدم کو ثبات کے بلند مینار پر قائم کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے سرسری اندازہ لگا کر تجویز فرمایا۔ کہ ۲۷½ ہزار روپیہ ایک سال میں مخلصین جماعت پیش کر دیں۔ تاکہ دشمنوں کے حملوں کا پُر زور دفاع کیا جا سکے۔ اس مطالبہ کے جواب میں جماعت نے جس اخلاص و محبت اور جوش و خروش کے ساتھ اپنے اموال خدا تعالےٰ کے راستہ میں پیش کئے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے قدموں میں ڈال دینے کا فخر حاصل کیا۔ وہ ایسا ہی روح پرور واقعہ ہے۔ کہ سوائے انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کے اور کہیں نظر نہیں آ سکتا۔ جماعت سے ایک سال کے عرصہ میں ۲۷½ ہزار روپیہ جمع کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ مگر مخلصین جماعت نے ۱۵ جنوری تک یعنی اعلان کے صرف اڑھائی ماہ بعد کے عرصہ میں ۳۳ ہزار روپیہ نقد مرکزی بیت المال میں بھجوا دیا۔ اور وعدے ملا کر مطالبہ سے چار گنا زیادہ رقم پیش کر دی۔ جماعت کے اس اخلاص کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ ذرہ نوازی نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور خوشنودی کا اظہار بذریعہ اخبار فرمایا:۔

اس کے بعد ہر احمدی کا جس نے وعدہ کیا ضروری فرض ہو گیا۔ کہ اسے جلد سے جلد پورا کرے۔ اور بہت سے دوست اپنے وعدے اس وقت تک پورے کر چکے ہیں۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ ابھی تک بعض دوست باقی ہیں۔ چونکہ وعدہ کی میعاد ۳۱ اکتوبر تک ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس وقت تک کوئی دوست ایسا نہ رہے گا جس نے اپنا وعدہ پورا نہ کر دیا ہو۔ یہ حقیقت جماعت احمدیہ کے اصحاب سے مخفی نہیں۔ کہ وعدوں کو پورا کرنا نہایت ضروری ہوتا۔ مگر اس لئے کہ کئی باتیں انسانی دماغ سے فراموش ہو جاتی ہیں اور وہ اس بات کا محتاج ہوتا ہے۔ کہ کوئی اسے یاد دلائے۔ احمدی احباب کو ہم اوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا کے ارشادِ خداوندی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے گزارش کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اس عہد کو جو انہوں نے خدا تعالےٰ کے مقرر کردہ خلیفہ کے حضور کیا پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ تا خدا تعالےٰ کے حضور صادق الوعد ٹھیریں:۔

بے شک وعدہ کرنے والوں کے ایک کثیر حصہ نے اپنے وعدوں کو پورا کر دیا۔ جکہ بعض مخلصین نے اپنی وعدہ کردہ رقم سے بھی زیادہ ادا کر کے قابل قدر نمونہ دکھایا۔ مگر سلسلہ کی ضروریات کا دائرہ چونکہ بہت زیادہ وسیع ہے اور ان اخراجات میں بجائے کمی کے زیادتی ہو رہی ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ جس قدر وعدے احباب جماعت کی طرف سے ہو چکے ہیں۔ ان تمام کو پورا کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک حال کے خطبۂ جمعہ میں اخراجات کا مختصر ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

"اس روپیہ سے پانچ مشنری دوسرے ممالک کو بھیجے جا چکے ہیں۔ گیارہ ہندوستان میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ تین تحصیلوں میں وسیع پیمانہ پر تبلیغ ہو رہی ہے۔ اور دس بارہ مبلغ ان میں کام کر رہے ہیں۔ کئی اضلاع کی سروے ہو رہی ہے۔ اور پندرہ سولہ آدمی اس کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک اردو اور انگریزی اخبار چلایا جا رہا ہے۔ ایک سندھی اخبار کی مدد کی جاتی ہے۔ اشتہارات اور مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا ہے"۔

غرض تبلیغ کا ایک وسیع کام ہے۔ جو بیرونِ ہند اور اندرونِ ہند میں کیا جا رہا ہے۔ ان تمام اخراجات کے لئے ضرورت ہے۔ کہ احباب جلد سے جلد کم از کم اتنا روپیہ فراہم کر دیں۔ جس کی ادائیگی کا وہ خدا تعالےٰ۔ اور اس کے مقدس خلیفہ سے وعدہ کر چکے ہیں:۔

اس موقعہ پر یہ بتا دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک لاکھ دس ہزار روپیہ فراہم کرنے کا جماعت نے وعدہ کیا تھا۔ مگر معلوم ہوا ہے۔ کہ اس میں سے اس وقت تک ۸۲ ہزار روپیہ وصول ہوا ہے۔ گویا صرف ۲۸ ہزار کے قریب رقم باقی ہے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے پہلے مالی سال کی آخری تاریخ ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء مقرر فرمائی ہے۔ اور اس وقت تک تمام وعدوں کا پورا ہو جانا ضروری ہے۔ پس ہم ذمہ وار احباب کو توجہ دلاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ہر احمدی کا جائزہ لیں۔ کہ کس کے ذمہ ابھی تحریک جدید کا بقایا ہے۔ پھر جس شخص کے متعلق معلوم ہو کہ اس نے ابھی اپنے وعدہ کی رقم ادا نہیں کی۔ یا اس کا کچھ حصہ ادا کیا ہے اور کچھ حصہ واجب الادا ہے۔ اسے تحریک کریں۔ کہ وہ جلد سے جلد بقایا ادا کر دے:۔

بے شک موجودہ زمانہ سخت اقتصادی بدحالی کا زمانہ ہے۔ اور نہ صرف افراد۔ بلکہ حکومتیں بھی مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ مگر وہ لوگ جو خدائی سلسلہ میں شامل ہیں۔ ان کی شان یہی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھیں:۔

پس جماعت کے احباب کو چاہئیے۔ کہ وہ ۱۵ ۳۱ اکتوبر تک

مسجد شہید گنج لاہور

از جناب حسن صاحب رہتاسی

خبر بادِ صبا دنیا کے کانوں تک یہ لائی ہے
کسی بیدرد نے لاہور میں مسجد گرائی ہے

تعجب ہے گرو کے ماننے والے جفا جو ہوں
موحد نے لقب میں ظلم کی مورت بنائی ہے

نہ کچھ پاسِ رواداری نہ کچھ خوفِ دل آزاری
نہ یہ تہذیب نانک نے ہی سکھوں کو سکھائی ہے

تری دنیا میں رہ کر تیرے ہی گھر کو مٹا دینا
شجاعت ہے انوکھی اور الٹی سورمائی ہے

کوئی فرعون نمرود ہو عادی یا ثمودی ہو
مقابل پر ترے جو جب بھی آیا منہ کی کھائی ہے

بغاوت سے تجھے معلوم ہے ہم دور رہتے ہیں
کہ مسلک اپنا ہر اک حال میں صلح و صفائی ہے

ترے گھر کی خرابی کو مگر ہم سہہ نہیں سکتے
ہمارے دل میں عظمت اس کی خود تو نے بٹھائی ہے

ادھر مسجد ادھر سیالکٹ یہاں مقصود بیں ہیں
کروڑوں کلمہ گویوں کی جاں غم میں آئی ہے

جو تھے بامِ تکبر پر گرے چاہِ مذلت میں
یہ بے آواز لاٹھی رنگ ابھی ہلکا سا لائی ہے

خطا غیروں کی تھی لیکن مصیبت ہم پہ آئی ہے
ذرا جلدی پہنچنا ساعتِ مشکل کشائی ہے

میں جب اس شعر پر پہنچا کہا ہاتف نے لاتحزن
یہ ہے اک ابتلا جس میں تری صبر آزمائی ہے

"بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے
مثل مشہور ہے اوپر خدا نیچے خدائی ہے

تعجب کیا کہ نانک کا فدائی رہ پہ آجائے
کہ مخلص خالصہ مسلم کا پھر توحید بھائی ہے"

یہ تیزی اور تندی اس کی ساری عارضی سی ہے
وگرنہ آب و گل اس کے بدن کا ایشیائی ہے

حسن یاروں نے مل کر جب متاعِ خوش بہا لوٹی
نہ تھا جس جنس کا گاہک ترے حصہ میں آئی ہے

بقیہ صفحہ ۵

اور اس کے ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے۔

I tell the truth there will be a King By the name of Timur And he will reign thirty years

یعنی میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ایک بادشاہ تیمور نام کا ہوگا۔ جو تیس سال حکومت کرے گا۔ اور یہ الفاظ اسی وقت بصورت پیشگوئی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ نعمت اللہ ولی امیر تیمور سے پہلے گزر چکے ہوں۔ لیکن امیر تیمور نعمت اللہ کرمانی سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔ پس جن نعمت اللہ کی طرف یہ دوسرا قصیدہ منسوب کیا گیا ہے۔ وہ لامحالہ نعمت اللہ کرمانی کے علاوہ تھے۔

ان شواہد کی موجودگی میں اس امر پر زور دینا۔ کہ یہ قصیدہ نعمت اللہ کرمانی کا ہے۔ سراسر زیادتی ہے۔ خود حضرت صاحب نے بھی اس شبہ کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ قصیدہ نعمت اللہ کرمانی کا نہیں ہے۔ چنانچہ یہ سوال درج کر کے کہ زیر بحث قصیدہ کیا واقعی شاہ نعمت اللہ کے افادات عالیہ میں سے ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"افسوس ہے کہ اس بحث کے ضمن میں اس سوال کا جواب دینا ناممکن ہے۔ زیر بحث قصیدہ صرف مجمع الفصحاء اور براؤن کی تاریخ ادبیات ایران میں ملتا ہے۔ شاہ صاحب کے ہم عہد یا قریب العہد تذکرہ نگاروں کی خاموشی سے یہ شبہ مزید ہوتا ہے۔ کہ یہ قصیدہ جعلی ہے اور بعض سیاسی ضرورتوں کے ماتحت وضع کر لیا گیا ہے"

پس جب کہ حضرت صاحب کے نزدیک قوی پہلو یہی ہے۔ کہ یہ قصیدہ جعلی ہے۔ اور شاہ نعمت اللہ کرمانی کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ تو اس صورت میں انہیں کوئی حق نہیں پہونچتا۔ اگر کوئی شخص اس قصیدہ کے قائل نعمت اللہ ہندوستانی کو قرار دے۔ جو نعمت اللہ کرمانی سے پہلے ہوئے تھے۔ تو اس کے متعلق یہ کہیں۔ کہ وہ نعمت اللہ کرمانی کے حالات سے ناواقف و بے خبر ہے۔

میں پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعمت اللہ ولی کے متعلق جو لکھا ہے۔ وہ اربعین سے لیا ہے۔ اور مولوی محمد جعفر تھانیسری مولف تاریخ و تواریخ عجیب و برکات اسلام و سوانح احمدی وکیل ریاست ارنولی نے ۱۸۹۲ء میں اپنی کتاب تائید آسمانی در ردّ نشانِ آسمانی کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے۔

"آٹھ نو برس ہوئے اربعین فی احوال المہدیین میں جس کے اخیر میں یہ اشعار (اشعار نعمت اللہ ولی) بھی چھپے ہوئے ہیں خود میرا بھیجا ہوا عرصہ دراز تک مرزا صاحب کے ملاحظہ میں رہ چکا ہے"۔

پھر صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں:۔

"شاہ نعمت اللہ ولی کے اس قصیدہ میں جو اربعین کے ساتھ چھپا ہوا ہے۔ کل ۵۵ شعر ہیں" پھر صفحہ ۷ پر اس قصیدہ کو اس عنوان کے ماتحت لکھا ہے۔

"قصیدہ نعمت اللہ ہانسوی جو تخمیناً سات سو برس ہوئے لکھا گیا تھا"

پس مولوی محمد جعفر تھانیسری کی یہ تحریر اور اربعین کی عبارت بتا رہی ہے۔ کہ یہ نعمت اللہ کرمانی نہیں۔ بلکہ ہندوستانی ہیں۔ جو ہانسی کے رہنے والے تھے۔ جو نواح دہلی میں سے ہے۔ پھر اس قصیدہ کا مجمع الفصحاء مطبوعہ ۱۲۹۵ء اور پروفیسر براؤن کی ادبیات ایران کی طباعت سے پہلے ہندوستان میں (اربعین اور کلکتہ ریویو جلد ۴۳) میں چھپ جانا اور جیسا کہ مسٹر ہنٹر نے اپنی کتاب "دی انڈین مسلمانز" کے صفحہ ۶۳ میں لکھا ہے۔ اس قصیدہ کا شمالی ہندوستان میں اشاعت پا جانا اس امر کے زبردست قرائن ہیں۔ کہ اس قصیدہ کا قائل نعمت اللہ کرمانی نہیں۔ بلکہ ہندوستانی ہے۔ اور خود حضرت صاحب کو بھی اس امر کا اعتراف ہے۔ کہ شاہ صاحب کے ہم عہد یا قریب العہد تذکرہ نگاروں کی خاموشی سے یہ شبہ مزید پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ قصیدہ شاہ صاحب کا نہیں ہے۔ نیز ان کے دیوان میں ایسے مشہور قصیدہ کا نہ پایا جانا بھی یہی ثابت کرتا ہے۔

پس حضرت صاحب کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کرمانی کے حالات سے ناواقفیت کا الزام دینا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا سراسر لغو اور بیہودہ ہے۔ جب اس کا یہ قصیدہ ہی نہیں۔ تو پھر اس کے حالات سے واقفیت حاصل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ اور حضرت صاحب کے لئے اس پر پیچ و تاب کھانے کا کونسا موقعہ تھا۔

قصیدۂ "شاہ نعمت اللہ ولی" کے متعلق

"مدیر احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

۳

زیر بحث قصیدہ کا قائل کون ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان آسمانی میں لکھا ہے:۔

"واضح ہو۔ کہ نعمت اللہ ولی دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیاء کاملین میں سے مشہور ہیں۔ اُن کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے"

حسرت صاحب یہ عبارت نقل کر کے لکھتے ہیں۔ کہ "مرزا صاحب شاہ نعمت اللہ کے حالات سے قطعاً بے خبر تھے"

پھر دولت شاہ سمرقندی کے تذکرہ سے جو حسرت صاحب کے نزدیک اس باب میں سب سے زیادہ قابلِ اعتماد کتاب ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"نعمت اللہ شاہ رخ مرزا کے عہد میں ہوئے جو خانوادۂ تیموریہ کا ایک با اقبال فرمانروا تھا.......... شاہ صاحب سلوک و طریقت کے بزرگ تھے"

"اب فرمایئے کہاں وُہ نواح دہلی کے مرد با خدا۔ اور کہاں نور الدین نعمت اللہ کرمانی۔ کرمانی کو نواح دہلی میں سے قرار دینا بھی مرزا صاحب کی عجیب و غریب تحقیقات میں سے ہے"

"شاہ نعمت اللہ کے زمانہ کے متعلق بھی مرزا صاحب سے اس قسم کی غلطی ہوئی ہے۔ وُہ ان کا زمانہ ۵۶۰ھ بتاتے ہیں۔ حالانکہ دولت شاہ کے بیان کے مطابق شاہ صاحب نے ۸۲۷ھ میں انتقال کیا۔ اور موضع ماہان میں دفن ہُوئے"

لیکن حسرت صاحب کو یاد نہیں رہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نعمت اللہ ولی کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وُہ اربعین سے ماخوذ ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ "ان کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتایا گیا ہے" ظاہر کرتے ہیں۔ کہ آپ نے یہ حالات کسی کتاب سے لکھے ہیں اور وُہ کتاب اربعین ہی ہے۔ چنانچہ اربعین کی اصل عبارت یہ ہے:۔

"نعمت اللہ ولی کہ مرد صاحب باطن و از اولیاء کامل در ہندوستان مشہور اند وطن اوشاں در اطرافِ دہلی است زمانۂ شاں پانصد و شصت ہجری از دیوان اوشاں معلوم مے شود و دراں ایں ابیات در ہندوستان مشہور و معروف است" المرقوم ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ (مطبوعہ مصری گنج کلکتہ)

پس اگر یہ جعل ہے۔ تو اس کا الزام مؤلف اربعین پر عائد ہوتا ہے۔ نہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جنہوں نے اربعین سے نعمت اللہ ولی کے حالات لکھے:۔

علاوہ ازیں حسرت صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الزام دیتے ہُوئے یہ نہیں سوچا۔ کہ آپ تو بقولِ مؤلف اربعین یہ قصیدہ اس نعمت اللہ ولی کا بتاتے ہیں جس کا مسکن ہندوستان تھا۔ نہ کہ ماہان و کرمان۔ اور اسی ہندوستانی نعمت اللہ ولی کا زمانہ ۵۶۰ھ آپ نے لکھا ہے۔ نہ کہ نعمت اللہ کرمانی و ماہانی و کوہستانی کا۔ اس لئے اس ضمن میں سب سے پہلے ہمیں اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ آیا نعمت اللہ کرمانی کے علاوہ کوئی اور نعمت اللہ ولی بھی ہُوئے ہیں۔ یا نہیں۔ پھر یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا زیر بحث قصیدہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کا ہے یا کسی اور نعمت اللہ کا:۔

نعمت اللہ ولی کئی تھے

اس امر سے ہمارے مخالفین کو بھی مجالِ انکار نہیں۔ کہ نعمت اللہ نام کے ولی کئی ہوئے ہیں۔ چنانچہ مولوی فیروز الدین صاحب لاہوری لکھتے ہیں:۔

"بات یہ ہے۔ کہ نعمت اللہ نام کے کئی صاحب ہُوئے ہیں۔ چنانچہ مرزائے قادیانی ایک نعمت اللہ شاہ صاحب کو قریب دہلی کا باشندہ قرار دیتے ہیں۔ اس کے سوا ایک نعمت اللہ شاہ صاحب کشمیر میں ہُوئے ہیں۔ پس مقطع میں جہاں نعمت اللہ کا نام آیا۔ عوام دھوکہ کھا گئے اور ان کا ذہن خود بخود ان نعمت اللہ شاہ ولی کرمانی کی طرف منتقل ہو گیا" (قصیدہ ظہور مہدی علیہ السلام مع سہ انگیزی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی علیہ الرحمۃ صفحہ ۵)

اسی طرح علامہ محمد ابو الحیات نے تذکرۃ الکرام کے صفحہ ۳۴۷ میں ہندوستان کے علماء و اولیاء کا ذکر کرتے ہُوئے ایک شاہ نعمت اللہ ولی کا ذکر کیا ہے۔ اور بعض اکابر سے انہوں نے یہ نقل کیا ہے کہ جب آپ پیدا ہُوئے۔ تو شاہ کالن قدس سرہ نے جو اپنے وطن موضع شہباز پور میں تشریف رکھتے تھے۔ فرمایا:۔

"امروز شیخ الشیوخ زمانہ خود پیدا شد شب مارا حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ بایں بشارت مسرور و مشکور گردانیدہ"

زیر بحث قصیدہ کس نعمت اللہ کا ہے

مسٹر براؤن اور رضا قلی ہدایت نے اس قصیدہ کو نعمت اللہ ولی کرمانی کی طرف منسوب کیا ہے رضا قلی نے اس قصیدہ کا مصدر کوئی نہیں بتایا کہ کہاں سے انہیں یہ قصیدہ ملا۔ اور پھر اس کے شعر بھی صرف ۲۴ لکھے ہیں۔ اور مسٹر براؤن نے ولی نعمت اللہ کے مقبرہ کے ایک درویش کے پاس اس نظم کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جس سے اس کی ایک نقل حاصل کی۔ حالانکہ شاہ نعمت اللہ کرمانی کی ایک سب سے بڑی تصنیف ان کا دیوان ہے جس کا ذکر کر کے چودھری محمد حسین صاحب ایم اے لکھتے ہیں:۔

"دیوان کے متعلق پروفیسر براؤن لکھتے ہیں۔ کہ میرے پاس اس کی طہران کی ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۶۰ء کی چھپی ہُوئی مکمل کاپی ہے"

"پروفیسر صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جس چھپے ہُوئے دیوان کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں یہ نظم بالکل مفقود ہے۔ ان کے عام اشعار پر رائے زنی کرتے ہُوئے لکھتے ہیں۔ کہ ان کا کلام عام طور پر مبہم و پیچیدہ اقوال سے پُر ہے" (کاشف مغالطہ قادیانی صفحہ ۱۲)

یہی دیوان ہمارے پاس بھی موجود ہے جسے میں نے خود بھی اول سے لیکر آخر تک دیکھا۔ مگر اس قصیدہ کا اس میں کہیں نام و نشان نہ پایا۔ اس قصیدے کی شہرت اور خصوصاً اس دیوان کی طباعت سے بقول مولوی محمد جعفر صاحب تھانیسری ۱۶ سال پہلے ۱۲۶۰ھ میں (ملاحظہ ہو تائید آسمانی در رد نشانِ آسمانی صفحہ ۶) یہ قصیدہ شائع ہو چکا تھا۔ اور اربعین مطبوعہ ۱۲۶۸ھ کو شائع ہوئے آٹھ برس ہو چکے تھے۔ نیز اس سے قبل بابی اسی قصیدہ سے علی محمد باب کی مہدویت پر استدلال کرتے تھے۔ چنانچہ چودھری محمد حسین صاحب لکھتے ہیں کہ پروفیسر براؤن نے ذکر کیا ہے۔ کہ

"جب میں کرمان میں تھا۔ تو بابی فرقہ کے لوگ مجھے بتایا کرتے تھے کہ باب کے ظہور کی تاریخ ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء یہ پیشگوئی اسی سے مبہم "کے قصیدہ میں بتائی گئی ہے" (کاشف صفحہ ۱۴۳)

لیکن اس قصیدہ کی شہرت کے باوجود شاہ نعمت اللہ کرمانی کے دیوان میں اس کا نہ پایا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ قصیدہ ولی کرمانی کا نہیں ہے۔ علاوہ ازیں اہل فارس کی ہندوستان میں بکثرت آمد و رفت تھی۔ اور خود شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی بھی ہندوستان میں تشریف لائے چنانچہ مولوی فیروز الدین صاحب لاہوری لکھتے ہیں:۔

"پھر ہندوستان تشریف لائے اور دکن میں احمد شاہ بہمنی کے ہاں چند دن ٹھہر کر قیام فرمایا۔ رجوعات بہت تھی۔ اس لئے وہاں بھی نعمت آباد کے نام سے ایک موضع آپ کے نام پر آباد ہوا۔ جو اب تک موجود ہے" (قصیدہ ظہور مہدی علیہ السلام صفحہ ۱۹)

"سلطان شہاب الدین بہمنی دکنی آپ کے مریدوں میں سے تھے۔ اور انہوں نے ہی ایک شخص بھیجکر آپ کی قبر پر گنبد وغیرہ بنوائی" (مجمع الفصحاء جلد ۲ صفحہ ۳۱)

اس لئے بہت ممکن ہے۔ کہ یہ قصیدہ نعمت اللہ ولی ہندوستانی کا ہو۔ اور نعمت اللہ ولی کرمانی کی طرف منسوب کر دیا گیا ہو۔ علاوہ ازیں دوسرے قصائد جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وُہ جعلی ہیں۔ اور ہندوستان میں مشہور ہیں۔ لیکن نعمت اللہ ولی کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ نعمت اللہ ولی کرمانی نہیں ہیں۔ کیونکہ نعمت اللہ کرمانی امیر تیمور کے عہد میں ہُوئے چنانچہ مجمع الفصحاء جلد ۲ صفحہ ۳۱ میں لکھا ہے۔ کہ جب امیر تیمور کے پاس امیر سید کلال نے یہ شکایت کی کہ نعمت اللہ ولی کے یہاں تخمیر سے فساد کا خطرہ ہے۔ تو امیر تیمور نے ان سے کہا۔

"شما از ولایت ما بیرون روید سید بعد از تأمل گفتہ بہر ملک کہ سیر کردم مملکت شما بود پس کجا باید شد مع القصہ سید بما وراء النہر رفت"

امیر تیمور نے ۸۰۷ھ میں اور نعمت اللہ ولی نے ۸۲۷ھ یا ۸۳۴ھ میں علیٰ اختلاف الروایات وفات پائی۔ ایک قصیدہ جو نعمت اللہ ولی کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور ہندوستان میں مشہور ہے اس کے چند اشعار کا ترجمہ "دی انڈین مسلمانز" یعنی ہندوستانی مسلمانوں کے صفحہ ۴۷ میں ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے نقل کیا ہے (باقی دیکھو صفحہ [illegible])

مکتوب فلسطین بذریعہ ہوائی ڈاک

الحرکۃ الاحمدیۃ فی الدیار العربیۃ

فلسطین میں مبشرِ احمدیت کا پادریوں سے کامیاب مقابلہ

نو مبایعین

گذشتہ رپورٹ کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے بیعت کی ہے (۱) نخلہ عبد الملاک (۲) مرزا جے اے خان (۳) حسن الصالح ابن جابر (۴) محمد دقیق۔ حمص (۵) احمد عبد الرحمٰن ابو غندیر (۶) علی محمد ابو یونس (۷) احمد عبد الرحیم الحسینی (۸) محمد عبد العال شاہین۔ ان میں سے اول الذکر دوست عیسائی تھے۔ اخویم الشیخ محمود بلال کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کو اسلام قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ ان کا خاندان ایک مشہور خاندان ہے۔ ان کا بھائی فلسطین ریلوے میں ایک ممتاز عہدہ پر ہے۔ اسلامی نام محمد نور الدین المہدی رکھا گیا ہے۔ ثانی الذکر بھائی ایک گریجوایٹ ہیں جو لمبی تحقیقات کے بعد داخل سلسلہ ہوئے ہیں۔ تیسرے اور چوتھے دوست تجارتی کاروبار کرتے ہیں۔ پانچویں صاحب قاہرہ میں ملازمت پیشہ ہیں۔ اور شاعر ہیں۔ احمدیت میں داخل ہوتے وقت انہوں نے ایک قصیدہ بھی لکھا۔ جو البشریٰ کے پانچویں نمبر میں چھپ چکا ہے۔ چھٹے بھائی حیفا کے ایک سخت دشمن سلسلہ کے نوجوان بیٹے ہیں۔ جو ریلوے میں ملازم ہیں۔ ان کا سلسلہ میں داخل ہونا اخویم السیدی رشدی آفندی کی تبلیغ کا نتیجہ ہے۔ ساتویں نمبر پر مصر کے ایک تعلیم یافتہ دوست ہیں۔ جو ایک بڑی کمپنی میں کلرک ہیں۔ آٹھویں دوست حکومت مصر کے سرکاری سکولوں میں مدرس رہ چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کو اخلاص اور استقامت عطا فرمائے۔

تبلیغی سفر و انفرادی تبلیغ

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک معزز غیر احمدی کی دعوت پر قصبہ الطیرہ میں گیا۔ وہاں شادی کی ایک تقریب تھی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے تبلیغ کا موقعہ مل گیا۔ اسی طرح شہر صفد میں جو حیفا سے ۸۰-۷۰ میل دور ہے۔ ایک غیر احمدی دوست نے بلایا۔ اور وہاں پر بھی مناسب موقعہ تبلیغ کی گئی۔ احمدیت کے امتیازی مسائل پر فہمیدہ طبقہ سے گفتگو ہوتی رہی۔ اور قرار پایا۔ کہ پھر کسی موقعہ پر کم از کم ایک ہفتہ کے لئے اس جگہ قیام کیا جائے علاوہ ازیں مولانا محمد یار صاحب عارف کی آمد پر عکا اور بیت المقدس کا سفر کیا گیا۔ جس میں تبلیغ کے لئے بعض نہایت اچھے مواقع حاصل ہوئے۔ عیسائیوں۔ بہائیوں اور مسلمانوں کے مختلف طبقات میں پیغام حق پہونچایا۔ ان سفروں میں حاجی عبد اللہ صاحب عراقی بھی ہمراہ تھے۔ انہوں نے بھی تبلیغ کا حق ادا کیا۔ اسی عرصہ میں برادرم الشیخ محمود صالح نے حضرت مسیح علیہ السلام کی بستی ناصرہ میں لوگوں کو دعوت احمدیت دی۔ اور ٹریکٹ تقسیم کئے۔ انفرادی طور پر جن لوگوں کو تبلیغ کی گئی۔ خواہ وہ دار التبلیغ میں آئے۔ یا ہم ان کے پاس گئے۔ ان کی تعداد تخمیناً تین صد اشخاص ہے جماعت مصر انفرادی تبلیغ میں خوب کوشاں ہے

دو پادریوں کو دعوتِ مناظرہ

یروشلم کے پادری نیلسن نے مجھے لکھا۔ کہ آپ کی طرف سے الوہیت مسیح پر تحریری مناظرہ کی دعوت کوئی عیسائی پادری منظور نہیں کرسکتا۔ کیونکہ جب تک آپ یہ نہ مان لیں۔ کہ مسیح صلیب پر مرکر زندہ ہوگیا۔ آپ کے سامنے الوہیت مسیح کو ثابت نہیں کیا جاسکتا میں نے ان کو جواب دیا۔ کہ اگرچہ آپ کا یہ دعوےٰ صحیح نہیں۔ لیکن میں بخوشی منظور کرتا ہوں۔ کہ آپ مجھ سے مسیح کی صلیبی موت اور دوبارہ زندگی پر ہی بحث کرلیں۔ ایک لمبا عرصہ گزرنے کے باوجود پادری صاحب کو اس مناظرہ کے قبول کرنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔

حیفا میں پادری برنابا نے وعدہ کیا ہے کہ میں جرمن مشن کے انچارج سے اجازت حاصل کرکے آپ سے مناظرہ کے شروط طے کروں گا۔ کیونکہ جب ہم اس کے مکان پر گفتگو کر رہے تھے۔ تو وہ جواب سے عاجز آکر کہنے لگا۔ کہ میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔ اس لئے پھر بعد اجازت مناظرہ کروں گا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ تحریری اور تقریری ہر قسم کے مناظرات میں اسلام کو نمایاں غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

تحریری تبلیغ اور مطبوعاتِ جدیدہ

عرصہ زیر رپورٹ میں بیماری کے باعث تبلیغی خط و کتابت زیادہ نہیں ہوسکی۔ صرف پندرہ خطوط اس باب میں لکھے جاسکے ہیں۔ ہاں رسالہ (البشریٰ) کا پانچواں اور چھٹا نمبر چھپ کر شائع ہوچکے ہیں۔ جن میں بعض نہایت مفید مضامین ہیں۔ چھٹے نمبر میں ایک دو صفحہ کا مضمون "نبأ من الارض المقدسۃ" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عالمگیر انذار مندرج حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ پر ختم شائع کیا گیا ہے۔ اور یہ مضمون عربی فارسی عبرانی اور انگریزی چار زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ رسالہ البشریٰ ایک ہزار چھپتا ہے۔ مگر یہ مضمون بغرض اشاعت چار چار ہزار چھپوایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ اس کوشش کو بار آور اور مقبول بنائے۔ آمین

فارسی ترجمہ جناب مولانا عبید اللہ صاحب بسمل قادیان اور انگریزی مولوی محمد یار صاحب عارف و مرزا اجمال احمد صاحب نے کیا ہے جزاھم اللہ خیرا۔ چھٹا نمبر رؤساء علماء اور طالبان حق کے علاوہ خصوصیت سے مشرق الاردن اور فلسطین گورنمنٹ کے قریباً تمام عہدہ داروں کو بھیجا گیا ہے۔

ولی عہد حجاز کو پیغامِ تہنیت
اور
تبلیغِ احمدیت

گذشتہ دنوں امیر سعود ولی عہد مملکت سعودیہ فلسطین اور مشرق الاردن میں تشریف لائے۔ ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خیر مقدم کا تار دیا گیا۔ نیز بذریعہ ڈاک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو کتابیں التبلیغ اور التعلیم نیز رسالہ البشریٰ کا چھٹا نمبر عمدہ مخملی جلد میں پیش کی گئیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں مطالعہ اور قبولِ حق کی توفیق بخشے آمین۔

مولوی محمد یار صاحب عارف کی آمد

لنڈن سے واپسی پر مولوی صاحب فلسطین کے راستہ سے گزرے۔ دس روز تک آپ ہمارے پاس ٹھہرے۔ جماعت احمدیہ فلسطین نے آپ کے اعزاز میں دعوتِ طعام دی۔ بعض غیر احمدی بھی اس میں شامل تھے۔ متعدد اصحاب نے نظم و نثر میں مولوی صاحب کو خوش آمدید کہا۔ مولوی صاحب نے بھی یورپ میں تبلیغ اسلام کے حالات پر مشتمل ایک تقریر فرمائی۔ روانگی سے پیشتر آپ کو ٹی پارٹی دی گئی۔ الوداعی تقریریں کی گئیں۔

خاتمہ پر خاکسار نے مولوی صاحب کو خدا حافظ کہتے ہوئے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک عمدہ فونٹین قلم پیش کیا۔ تاکہ وہ ان کی اس ملاقات کی یادگار رہے۔ بغداد سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ وہاں پر انڈین ایسوسی ایشن میں لیکچر کے علاوہ آپ کے اوقات کا اکثر حصہ تبلیغی گفتگوؤں میں صرف ہوتا رہا۔

رسالہ "البشریٰ" کے متعلق بعض آراء

عربی ماہوار رسالہ "البشریٰ" تبلیغ احمدیت کے لئے ایک نہایت ضروری چیز ہے۔ مصر کے اخبار "المقطم" نے رسالہ پر عمدہ الفاظ میں ریویو کیا ہے۔ یافا سے شائع ہونے والے اخبار "الصراط المستقیم" کے ایڈیٹر شرعی ایڈووکیٹ الشیخ عبد اللہ القلقیلی نے دوسرے تیسرے اور چوتھے نمبر پر ریویو کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

وقد اشتمل العدد الثانی منها علی رأی جدید وذالک ان العھد الجدید ھو القرآن لا الانجیل کما یزعم النصاریٰ والثالث اثبت فیہ بشارۃ یوحنا بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والرابع فیہ کتاب من الاستاذ محمد ھاشم الخطیب من دمشق۔ ویظھر من قراءۃ ما یکتبہ الشیخ الجالندھری

فی مجادلۃ النصاریٰ انہ واسع الاطلاع علی التوراۃ والانجیل واسفار الانبیاء لانہ یثبت دعاویہ بنصوص من ہذہ الکتب وھو فی ذلک قوی العارضۃ ناصع الحجۃ وکأن اللہ قد قیضہ لمقارعۃ المبشرین والنھاس باطلھم ولئن طال بہ الأمر فلا بد أن یھزمھم ولا بد ان یھدی کثیرا من النصاریٰ الی الاسلام۔

(۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ ہجریہ نمبر ۲۳۹) یعنی البشریٰ کا دوسرا نمبر ایک نئی تحقیق پر مشتمل ہے اور وہ یہ کہ نیا عہد نامہ قرآن پاک ہے نہ کہ انجیل جیسا کہ نصاریٰ کا دعویٰ ہے اور تیسرے نمبر میں یوحنا لاہوتی کی پیشگوئی دربارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور چوتھے نمبر میں استاذ محمد ہاشم الخطیب آف دمشق کا خط (مع مفصل جواب) شائع کیا گیا ہے۔ الشیخ الجالندھری کے مضامین دربارہ تردید نصاریٰ پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسے تورات۔ انجیل اور صحف انبیاء پر کامل عبور ہے کیونکہ وہ اپنے دعووں کو ان کتابوں کی نصوص سے ثابت کرتا ہے۔ اور وہ اس بارہ میں زبردست قوت اور روشن براہین رکھتا ہے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس کو عیسائی پادریوں کے مقابلہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ تاکہ ان کی بطلان پرستی ظاہر کی جائے اور اگر وہ اس راہ پر گامزن رہا تو یقیناً پادریوں کو بھگا دے گا۔ اور یقیناً بہت سے عیسائیوں کو اسلام کی طرف ہدایت دے گا۔

شرق الاردن سے ایک مجسٹریٹ علاقہ اپنے خط میں لکھتے ہیں:۔

فقد اطلعت علی اول عدد من مجلتکم البشریٰ الغراء التی اتمنی لھا نجاحا باھرا وسررت لما طویت علیہ من المباحث الدینیۃ وارجو ان تعدونی مشترکا وان ترسلوا الی اعدادھا من اول عدد الی آخر عدد۔ میں نے آپ کے رسالہ (البشریٰ) کا پہلا نمبر پڑھا۔ میں اس رسالہ کی شاندار کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔ مجھے نمبر اول کے مشمولہ مباحث دینیہ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ مجھے آپ خریدار شمار کریں اور پہلے نمبر سے لے کر آخری نمبر تک میرے نام ارسال فرما دیں۔

برازیل (امریکہ) سے ڈاکٹر یوسف مرادؔ صاحب عرب (غیر احمدی) لکھتے ہیں۔

بعد تقدیم التحیۃ والاحترام ما جیا تقیید اسمی من جملۃ المشترکین فی مجلۃ البشریٰ الغراء وارسالھا بموجب عنوانی لکی تطالع فی المستوصف الطبی بین زبائنی من ابناء العرب لکی نسترشد بالھدایۃ النورۃ الحقیقیۃ۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ رسالہ البشریٰ کے خریداروں میں میرا نام بھی درج کرلیں گے۔ اور رسالہ میرے پتہ پر بھیجتے رہیں گے تاکہ میرے مطب میں عرب گاہک اور زائر اس کا مطالعہ کریں تاکہ ہم نور حقیقت کی طرف ہدایت پاسکیں۔

صیدا (لبنان) کے مفتی نے رسالہ کی تعریف کرتے ہوئے اسلامیہ لائبریری کے لئے جاری کروایا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے رسالہ کے متعلق عمدہ آراء بکثرت ہیں اور آہستہ آہستہ اس کی خریداری اور اشاعت کا دائرہ وسیع ہو رہا ہے۔ چین۔ امریکہ۔ جاوا۔ سماٹرا۔ ہندوستان۔ عراق۔ سوریا۔ لبنان۔ فلسطین۔ مصر۔ حجاز۔ یمن۔ مشرقی ومغربی افریقہ۔ زنجبار۔ برازیل وغیرہا ممالک میں رسالہ جاتا ہے۔ ابھی ابھی راس ڈاک امریکہ سے پانچ خریداروں نے چندہ خریداری بھیجا ہے۔ غیر احمدیوں کے علاوہ بعض یہودی اور عیسائی بھی خریدار ہیں۔ لیکن بیشتر حصہ تبلیغی اغراض کے ماتحت مفت بھیجا جاتا ہے۔ اگر احباب اور جوش تبلیغ رکھنے والے اصحاب اس رسالہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں تو یہ رسالہ نہایت مفید کام کرسکتا ہے۔ وباللہ التوفیق۔ ہندوستان کے لئے سالانہ چندہ تین روپیہ ہے۔

احمدیہ پریس اور احمدیہ سکول

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ پریس باقاعدہ چل رہا ہے۔ گذشتہ دنوں جماعت احمدیہ نیروبی کا ایک عربی اشتہار بھی اس میں چھاپ کر بھیجا گیا ہے۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے مدرسے بھی اچھی طرح چل رہے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چار طالبعلموں کا اضافہ ہوا ہے۔ آج کل حاجی عبداللہ صاحب عراقی اور اخویم السید محمد صالح العودی مدرسہ میں پڑھاتے ہیں۔ دینیات کا درس میں دیتا ہوں۔ گذشتہ دنوں گورنمنٹ کی طرف سے انسپکٹر صاحب مدارس معائنہ کے لئے آئے تھے تعلیمی حالت سے بہت خوش ہوئے اور دوران معائنہ میں دو مرتبہ مجھے کہا۔ کہ میں آپ کو اس مدرسہ کے متعلق مبارکباد دیتا ہوں۔ انہوں نے گورنمنٹ سے ایڈ ملنے کی سفارش کی ہے غالباً جنوری آئندہ سے نئے بجٹ میں منظور کی جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

تاثیر دعا اور احباب جماعت کا شکریہ

عرصہ زیر رپورٹ میں یہ عاجز تقریباً دو ماہ تک بعارضہ بخار بیمار رہا۔ ایک موقعہ پر تو حالت نہایت خطرناک ہوگئی تھی تب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے بذریعہ تار عرض کیا۔ حضور نے خاص طور پر دعا فرمائی اور احباب جماعت کو بھی دعا کے لئے ارشاد فرمایا الفضل میں بھی دعا کے لئے شائع ہو گیا۔ جس پر جیسا کہ احباب کے خطوط سے ظاہر ہے بہت دوستوں نے دعائیں کیں سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ کہ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے آمین۔ میری صحت اب اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بالکل ٹھیک ہے۔ نقاہت بھی بفضلہ دور ہو چکی ہے۔ وللہ الحمد

اسی عرصہ میں ایک مخلص نوجوان صبحی القزق نامی بھی ٹائیفائڈ سے بیمار ہوگیا۔ اطباء مایوس سے نظر آتے تھے۔ اس نوجوان کا والد تاحال غیر احمدی ہے۔ جب عیادت کے لئے گیا۔ تو اس کی بے قراری کو دیکھ کر اسی وقت بذریعہ ہوائی ڈاک سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس نوجوان کو بھی صحت حاصل ہوگئی۔ اور ان دنوں وہ علاقہ لبنان میں ہے اور تازہ خط سے معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ عیسائی دوستوں میں خوب تبلیغ کر رہا ہے بالآخر میں تمام احباب جماعت سے ان ملکوں میں اشاعت احمدیت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خاکسار۔ ابو العطاء اللہ دتا جالندھری
جبل الکرمل۔ فلسطین ۱۲ ستمبر ۱۹۳۵ء

نیشنل لیگ پشاور کا احتجاجی جلوس

۲۰ ستمبر۔ بعد نماز جمعہ تمام ممبران نیشنل لیگ اپنا سیاہ جھنڈا لے کر اور سینہ اور بازوؤں پر سیاہ نشان لگا کر بصورت جلوس اس موقع کی طرف روانہ ہوئے۔ جہاں سے انجمن تحفظ مساجد کے ارکان نے جلوس شروع کر کے تمام بازاروں میں گشت کرتا تھا۔ راستہ میں تمام لوگوں نے ہماری اس موقع پر شمولیت کو بنظر پسندیدگی دیکھا اور خوشی کا اظہار کیا۔

جب ہم عین اس موقع پر پہنچے۔ جہاں سے جلوس نے روانہ ہونا تھا۔ تو چند احراریوں نے ہمارے جلوس کو روکنے کی کوشش کی۔ اور شور مچانا شروع کر دیا کہ یہ قادیانی ہیں۔ ان کو مسلمانوں کے جلوس کے ساتھ شامل ہونے کا کوئی حق نہیں۔ یہ شور سن کر مسٹر پیر بخش صاحب امیر جلوس اور حکیم عبدالجلیل صاحب ندوی۔ اور دیگر ارکان موقع پر پہنچ گئے۔ اور مسٹر پیر بخش نے ان شریروں کے سرغنہ کو دھکے دیکر باہر نکال دیا۔ لیکن موقعہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے مسٹر پیر بخش نے ہمیں کہا کہ میں بحیثیت امیر جلوس کہتا ہوں کہ آپ لوگ اپنا جھنڈا اتار دیں۔ اور جلوس میں عام حیثیت میں شامل ہو جائیں۔ چونکہ ہماری نیت فساد اور بدامنی پیدا کرنا نہ تھی۔ بلکہ محض اس امر کا اظہار کرنا تھا کہ ممبران جماعت احمدیہ بھی اس واقعہ کے متعلق وہی دردمندانہ جذبات رکھتے ہیں۔ جو دوسرے مسلمانوں نے مسجد کے متعلق ظاہر کئے ہیں۔ بلکہ ان سے بڑھکر اس لئے ممبران نیشنل لیگ کو کہہ دیا گیا کہ جھنڈا

مولوی عطاء اللہ کے "امیر شریعت" بننے اور علماء کی بیعت لینے کی حقیقت

الفضل کے ۱۵ ستمبر کے پرچہ میں چودھری افضل حق کا بیان مولوی عطاء اللہ کی بے جا تعریف و توصیف میں پڑھا۔ اس میں لکھا گیا ہے۔ کہ عطاء اللہ وہ ہے۔ جس کے ہاتھ پر سید انور شاہ نے سب سے اول بیعت کی۔ اور پانچ سو علماء نے لاہور کے مجمع عام میں اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ اتنی کذب بیانی کی یہ لوگ کس طرح جرأت کرتے ہیں۔ حالانکہ اپنے آپ کو مسلمانوں کے مذہبی راہ نما کہتے ہیں۔

میں اس مجمع میں بذاتِ خود موجود تھا۔ جس میں عطاء اللہ نے لوگوں سے بیعت لی۔ بلکہ میں بھی ان بیعت کرنے والوں میں شامل تھا۔ کیونکہ اس وقت میں احمدیت کی روشنی سے محروم تھا۔ اس بیعت کی حقیقت تو آگے چل کر عرض کرونگا۔ پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ کتنے علماء نے بیعت کی تھی۔

مولوی احمد علی صاحب جو کہ لاہور کی مسجد لائن والی میں اپنا اڈا قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ ہر سال دو اڑھائی ماہ قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ جس میں عربی دان طبقہ شرکت کرتا ہے۔ انہوں نے ایک سال ارادہ کیا۔ کہ ہم ترجمہ پڑھنے والوں کو سندیں بھی دیا کریں۔ میں بھی اس درس میں شریک تھا۔ اور اسناد حاصل کرنے والوں میں میرا بھی نام تھا۔ انجمن خدام الدین کا سالانہ جلسہ کے نام سے مولوی احمد علی صاحب نے سندیں دینے کے لئے ایک جلسہ کیا۔ جس میں مولوی عطاء اللہ کی تقریر بھی تھی۔ اور اسی کے ہاتھ سے سندیں تقسیم کرائی گئیں۔ چنانچہ میں نے بھی ان کے ہاتھ سے سند لی۔ سید انور شاہ صاحب بھی اس جلسہ میں شریک تھے۔ مولوی عطاء اللہ نے دھواں دھار تقریر کرتے ہوئے ایک موقعہ پر مسلمانوں کے کانگرس میں داخلہ پر زور دیا اور کہا کہ یا ہمارے پیچھے لگ جاؤ۔ یا ہمیں اپنے پیچھے لگا لو۔ مولوی حبیب الرحمن اور عطاء اللہ منصوبہ کر کے آئے تھے۔ جیسا کہ بعد میں قرائن سے معلوم ہوا۔ اس لئے حبیب الرحمن نے کھڑے ہو کر کہا۔ لوگو! اب اس کی بیعت کر لو۔ یہ جانے نہ پائے۔ اس مجمع کی اکثریت نے بیعت پر آمادگی ظاہر کی۔ لیکن انور شاہ صاحب قطعاً نہ بولے۔ اور نہ ہی بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ اس پر مولوی عطاء اللہ نے تکلفاً بیعت سے انکار کیا۔ اور کہا۔ کہ دیوبندی معزز اصحاب میں سے کوئی بیعت لینے والا ہونا چاہیئے۔ لوگوں نے کہا کہ شاہ صاحب موجود ہیں۔ وہ جواب دیں۔ کہ کیا ہونا چاہیئے شاہ صاحب جو متلون مزاج اور سادہ طبیعت کے انسان تھے۔ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا بھائی میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرلونگا عطاء اللہ کہتا میں آپ کی بیعت کرلونگا۔ اسی میں بات رہ گئی۔ بلکہ بعد میں عطاء اللہ نے کہا۔ کہ لوگو میں نے شاہ صاحب کے ہاتھ میں ہاتھ دیا ہے۔

اب رہا یہ کہ پانچ سو علماء نے بیعت کی یہ چودھری افضل حق بتائیں۔ کہ وہ پانچ سو علماء کون تھے۔ سوائے انور شاہ صاحب کے جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے۔ مولوی عبد العزیز گوجرانوالیہ کے متعلق شبہ ہے۔ کہ شاید انہوں نے بیعت کی۔ باقی لاہور میں سے کسی مولوی نے بیعت نہیں کی۔ خود مولوی احمد علی صاحب جو جلسہ کرانے والے تھے۔ انہوں نے بھی بیعت نہیں کی۔ مولوی غلام مرشد صاحب لاہور میں رہتے ہیں۔ وہ بھی بیعت میں نہیں آئے اور مولوی دیدار علی صاحب نے بھی اس میں حصہ نہ لیا۔ نہ باہر سے ہی کسی بڑے عالم نے بیعت کی۔ پس بتایا جائے کہ وہ کونسے پانچسو علماء تھے۔ جنہوں نے بیعت کی۔ جو طلباء سندیں حاصل کرنے والے تھے۔ ان میں سے سب کے سب عالم نہیں کہلاتے۔ لیکن اگر سب کو عالم تصور کر لیا جائے۔ تو ان سب نے بھی بیعت نہ کی۔ البتہ یہ کہا۔ کہ ہم مولوی عطاء اللہ صاحب کے پیچھے ہیں۔ میں نے پہلے دن تو بیعت نہ کی۔ لیکن دوسرے دن اس مکان میں پہونچا۔ جہاں پرائیویٹ طور پر مولوی عطاء اللہ صاحب مقیم تھے۔ اور چونکہ میں اس مسئلہ کا حامی تھا۔ کہ مسلمانوں کا کوئی امیر ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ البتہ میں نے مولوی صاحب سے پوچھا۔ کہ اگر ہم آپ کی بیعت کرلیں۔ تو پھر آپ کیا کریں گے۔ مولوی صاحب نے جواب دیا۔ کتاب اور سنت کی اشاعت۔ میں نے یہ اس خیال سے پوچھا تھا کہ مولوی صاحب اگر کہیں گے۔ کانگریس میں داخل ہو جاؤ۔ تو میں بیعت نہیں کرونگا۔ لیکن انہوں نے ایک ایسا جملہ استعمال کیا جس کی وجہ سے مجھے زیادہ مخاطب ہونا پڑا۔

میں نے کہا۔ یہ تو ہر مولوی کہہ سکتا ہے کہ کتاب و سنت کی اشاعت کرتا ہوں۔ آپ بحیثیت امیر ہونے کے بتلائیں۔ کہ کیا کریں گے۔ مولوی صاحب نے پھر اسی جواب کو دہرایا۔ تب میں نے سمجھا۔ کہ جواب نہیں دینا چاہتے۔ پھر میں نے کہا۔ مولانا! امارت کے لئے ضروری ہے۔ کہ ایک مرکز ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ بیت المال ہو۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ایک خاص نصب العین ہو۔ مولوی صاحب نے کہا۔ یہ تو فروعات ہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ یہ تو اصول ہیں۔ مولوی صاحب میرے کہنے پر جھک گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ اچھا میں ایسا ہی کرونگا۔ اسی لئے نام لکھ رہا ہوں۔ کہ ایک جلسہ کیا جائے جس میں سب کچھ قائم کیا جائے گا۔ میں نے بھی اس بات پر بیعت کر لی۔ مگر ان کے بعد کے رویہ سے معلوم ہو گیا۔ کہ بیعت لینے سے ان کا مقصد اسلام کی خدمت نہیں تھی۔ بلکہ اپنا الّو سیدھا کرنا منظور تھا۔ وہ ان دنوں کانگریس کے ساتھ شریک تھے۔ بلکہ اس کے ملازم تھے۔ اور جمعیۃ العلماء کانگریس میں شامل ہونے کا فتوےٰ نہیں دیتی تھی۔ مولوی حبیب الرحمن اور مولوی عطاء اللہ نے یہ مشورہ کیا۔ کہ ہم دونوں میں سے ایک امیر بن جائے۔ تو اس بات کا اثر جمعیۃ العلماء پر پڑے گا۔ اور کانگریس میں داخلہ کا فتوےٰ دے دیگی۔ چنانچہ چند روز بعد جمعیت العلماء کا جلسہ جب ہوا۔ تو مولوی عطاء اللہ نے زوردار تقریر کرتے ہوئے وہاں کہا۔ کہ میں پنجابیوں کا امیر ہوں۔ اگر کانگریس کا فتوےٰ جمعیۃ العلماء نہیں دیگی۔ تو میں تمہارا داخلہ پنجاب میں بند کر دونگا۔ اس رعب میں آ کر جمعیۃ نے داخلہ کا فتوےٰ دے دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ بعد میں مولوی عطاء اللہ نے امارت کا کوئی کام کسی لحاظ سے نہ کیا۔ اور ادھر ادھر مارے مارے پھرتے رہے۔ آخر احمدیت کی مخالفت میں امیر شریعت کے لفظ کو مشہور کرنا شروع کر دیا۔ یہ ہے مختصراً اس بیعت کی حقیقت۔

(خاکسار فقیر محمد شکر گڑھی۔ سابق احراری)

احرار کی انتہائی کوشش کے باوجود ممبران نیشنل لیگ منٹگمری جلوس میں شامل ہوئے

یوم شہید گنج کے سلسلہ میں جب منٹگمری کے بعض مقامی احرار کو معلوم ہوا۔ کہ نیشنل لیگ بڑی سرگرمی سے تیاری میں معروف ہے۔ تو انکے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ اور فوراً شور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ احمدیوں کو شامل نہ ہونے دیا جائے۔ آخر بعض منتظمین کی ایک میٹنگ ہوئی۔ کہ آیا احمدیوں کو شامل ہونے دینا چاہیئے یا نہیں۔ مگر وہاں سوائے تو تو میں میں کے اور کچھ بھی طے نہ ہو سکا۔ اور احراری حسب عادت شور و شغب ڈالنے لگ گئے۔ شریف طبع مسلمان اٹھکر چلے گئے۔ اور نتیجہ کوئی بھی نہ نکلا۔ آخر منٹگمری کے بزعم خود کرتا دھرتا لیڈر نے یہ اعلان کر دیا۔ کہ احمدیوں کو شامل نہ ہونے دیا جائے۔

نیشنل لیگ نے صبح سے ہی سب انتظامات مکمل کر رکھے تھے۔ تین ماٹو اور ۲ بڑے بڑے جھنڈے جن پر "مسجد شہید گنج واپس کر دو" "مسجد کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی" "نظر بندانِ مسجد شہید گنج کو رہا کر دو" وغیرہ فقرے لکھے ہوئے تھے۔ سیاہ بلے اور سیاہ جھنڈیاں لیکر جمعہ کی نماز کے بعد جلوس میں شامل ہونے کیلئے روانہ ہو گئے۔ خانصاحب شیخ نذیر الحق صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو جب احرار نے کہا۔ کہ ہم احمدیوں کو شامل نہیں ہونے دینگے۔ تو انہوں نے نہایت مدبرانہ طریق پر ان کو سمجھایا۔ کہ انکو کوئی نہیں روک سکتا۔ جس پر تمام شوریدہ سر خاموش ہو گئے۔ جلوس دو گھنٹے چکر لگانے کے بعد عیدگاہ میں پہنچکر منتشر ہو گیا۔ منٹگمری میں یہ دوسرا موقعہ ہے۔ کہ مسلمانوں کا جلوس اسقدر شاندار اور کامیاب رہا۔

نقل وقف نامہ

منکہ فدا حسین خان احمدی خلف محمد فخرالدین خان مرحوم قوم افغان ساکن شاہجہانپور محلہ گاڈی پورہ میں سالم موضع پنڈرہ سکندرپور تحصیل شاہجہان پور کا نمبردار و مالک و قابض و متصرف ہوں۔ یہ موضع بوراثت والد مرحوم مجھے اور میرے بھائی محمد علی حسین خان کو ملا ہے۔ اس لئے ہم دونوں بھائی اس موضع میں کامل نصف نصف کے مالک ہیں بوجہ کلانیت نمبردار و قابض و مہتمم اس موضع کا منصرم ہے۔ موضع کی آمدنی دونوں بھائی بالسویہ تقسیم کر لیتے ہیں۔ موضع مذکور کی خالص آمدنی بعد وضع مالگذاری سرکاری مبلغ تین ہزار چار سو سینتالیس روپیہ سالانہ ہے۔ اس میں میرا نصف حصہ بقدر مبلغ ایک ہزار سات سو تیئیس روپے تیرہ آنے سالانہ کی ہے۔ جس کو میں اپنے ذاتی تصرف میں لاتا ہوں۔ چونکہ میں ایک عرصہ سے بطیب خاطر و برضا و رغبت خود خالص نیت کے ساتھ اس حصہ جائداد کو فی سبیل اللہ وقف کرنے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ اس لئے آج بحالت صحت نفس و ثبات عقل و قیام ہوش و حواس اپنے حصہ واقع موضع پنڈرہ سکندرپور قیمتی بارہ ہزار روپیہ کو فی سبیل اللہ وقف کرتا ہوں۔ آج کی تاریخ سے یہ جائداد مذکور میں اپنا تعلق ملکیت منقطع کر کے وقف کرتا ہوں آج کی تاریخ سے یہ جائداد ملک خدائے تعالیٰ متصور ہو یہ وقف تمام شرائط مذہبی و شرعی کے مطابق کامل و قطعی ہے آج کی تاریخ اس جائداد سے اپنا قبضہ مالکانہ اٹھاتا ہوں۔ اب یہ جائداد میرے قبضہ مالکانہ سے نکل کر صرف متولی کی حیثیت سے میرے قبضہ میں رہے گی۔ چونکہ وقف کے لئے متولی کا تقرر ضروری ہے۔ اس لئے میں سب سے پہلے طریقہ تولیت کی صراحت ضروری خیال کرتا ہوں۔ سب سے پہلا متولی اپنی حیات تک میں خود رہوں گا۔ پس آج کی تاریخ سے جائداد موقوفہ مصرحہ بالا کا قبضہ میرے پاس بحیثیت متولی متصور ہوگا مجھے اختیار ہے کہ میں اپنی زندگی میں کسی دوسرے کو متولی مقرر کر کے خود اس بار سے سبکدوش ہو جاؤں۔ لیکن ہر حال میں خواہ میں اپنی حیات تک کاروبار تولیت خود انجام دوں یا کسی دوسرے کو متولی مقرر کر دوں میری زندگی کے بعد اس تمام جائداد موقوفہ کی تولیت صدر انجمن احمدیہ قادیان پر منتقل ہو جائے گی اور میری وفات پر ہر ایک شخص کا حق تولیت ساقط ہو جائیگا۔ جس کو میں نے اپنی زندگی میں اپنی جانب سے متولی مقرر کیا تھا۔

ہر متولی وقف پر لازم ہوگا کہ ان اغراض و مقاصد وقف کی کما حقہٗ پابندی کرے جن کی صراحت اس کے بعد کی جاتی ہے ان مقررہ اغراض و مقاصد سے کسی متولی کو تجاوز کا حق نہ ہوگا۔ البتہ میں اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتا ہوں کہ اغراض و مقاصد مصرحہ ذیل کے مدات ۱ و ۲ کے سوا ربقیہ مدات وقف میں میں اپنی زندگی میں کوئی ترمیم یا تبدیل کر سکوں گا۔ یعنی سوائے مدات ۱ و ۲ کے دیگر مدات کے اشخاص مستحق استفادہ کو آمدنی وقف کے استفادہ سے کلیتہً یا جزءً محروم کر سکوں گا۔ اغراض و مقاصد وقف جن میں جائداد موقوفہ کی آمدنی صرف ہونا چاہیئے حسب ذیل ہیں۔

۱۔ چونکہ میری غرض اس جائداد کے وقف کرنے سے یہ ہے کہ میں اپنے لئے کچھ زاد آخرت جمع کروں اس لئے سب سے پہلے اور سب سے مقدم مصرف اس وقف کا یہ ہے کہ جائداد کی سالانہ آمدنی سے اولاً ایک سو بیس روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اشاعت اسلام و تبلیغ قرآن پرورش و تعلیم یتامیٰ کے لئے ہمیشہ ادا کئے جاتے رہیں اور چوبیس روپیہ سالانہ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ شاہجہان پور کو بغرض تبلیغ دیا جائے گا۔ اس کے بعد جو آمدنی باقی رہے اس کو حسب ذیل صراحت کے مطابق میرے ورثاء ذوی القربیٰ میں تقسیم کیا جائے۔

۲۔ چھ سو روپیہ سالانہ میری زوجہ انور جہاں بیگم کو تاحیات اور ان کی وفات کے بعد ان کے برادرزادہ شمس الدین ولد فصیح الدین صاحب کو تاحیات۔

۳۔ ایک سو اسی روپیہ سالانہ میری ہمشیرہ صغریٰ بیگم زوجہ ہدایت حسین خان کو تاحیات اور بعد ان کی وفات کے اگر ان کے شوہر ہدایت خان زندہ رہیں تو تاحیات ان کو منجملہ ایک سو اسی کے ایک سو بیس روپے سالانہ۔

۴۔ مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ میری ہمشیرہ زادہ امتیاز علی خان کو تاحیات اور بعد ان کی وفات کے اگر ان کی موجودہ زوجہ مسماۃ جعفری بیگم زندہ رہیں تو تاحیات مسماۃ مذکور کو۔

۵۔ مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ میری دوسری منجھلی ہمشیرہ کی نواسی نابالغہ مسماۃ جمیلہ بنت لطافت علی خان مرحوم کی پرورش کے واسطے جس کے باپ اور ماں زندہ نہیں ہیں تاعقد اور بعد عقد یہ رقم اس کے ماموں اور میرے ہمشیرزادہ عزیز الحسن میاں کو تاحیات اور بعد ان کے اگر ان کی موجودہ زوجہ زندہ رہے تو تاحیات مسماۃ مذکور کو سالانہ دیئے جائیں

۶۔ مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ برادر عمزاد مسمی نیاز حسین خان کی بیوہ مسماۃ سکینہ بیگم کو تاحیات اور بعد ان کی وفات کے ان کے فرزند بطنی مسمی حسین احمد خان کو تاحیات

۷۔ مبلغ ساٹھ روپیہ سالانہ برادر ماموں زاد مسمی عنایت احمد خان مرحوم کے فرزند مسمی عزیز احمد خان نابالغ کو تاحیات۔

۸۔ مبلغ پانچ روپے سالانہ مسماۃ الطاف بیگم زوجہ حاجی برکت علی خان ساکن محلہ بجلی پورہ جو میری ہمشیرہ پھوپھی زاد ہیں ان کو بطور تیوہاری عیدین مطابق رسم آبائی دیئے جائیں۔ اور بعد ان کی وفات کے مسماۃ اشتیاق بانو جو ان کی پوتی ہوتی ہیں تاحیات باقی ہیں ان جملہ مصارف و وظائف کی ادائی کے بعد جو رقم میرے حصہ آمدنی موضع پنڈرہ سکندرپور سے باقی رہے گی وہ اپنی حیات تک لیتا رہونگا اور بالآخر ہر ایک مستحق آخری کی وفات کے بعد جن کا ذکر بصراحت اوپر کیا گیا ہے اس کے حصہ کی رقم بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان منتقل ہو جائیگی اس طرح پر بطور انجام کار جملہ جائداد موقوفہ اور اس کی آمدنی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں منتقل ہو جائے گی اور وہ قطعی و کامل مالک اس جملہ جائداد موقوفہ کی ہو جائیگی۔ انجمن احمدیہ قادیان ایک رجسٹری شدہ باضابطہ انجمن ہے۔ جس کی رجسٹری حسب قانون ہو چکی ہے۔ اس لئے جو وقف اس کے حق میں کیا گیا یا اس وقف نامہ سے جو جائداد یا آمدنی بالآخر اس کو پہنچیگی اس کی مستحق انجمن مذکور رہیگا جو انجمن یا ایسوسی ایشن اس کی قائم مقام قرار پائے وہ اس جائداد کی بھی مستحق متصور ہو۔ اور اگر انجمن کا وجود باقی نہ رہے تو خلیفۃ المسیح قادیان جو وقت کا خلیفہ ہو اس جائداد موقوفہ کا متولی و مستحق ہوگا اور آمدنی اس جملہ جائداد کی اشاعت اسلام و تبلیغ قرآن و پرورش و تعلیم یتیمان میں خلیفہ وقت کے منشاء کے مطابق صرف کی جائیگی فقط تحریر بتاریخ ۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء بقلم محمد حسین انجم قوم شاہجہانپور۔

اسٹامپ قیمتی ساٹھ روپیہ

مکرر یہ کہ اراضی معافی ہزاری سنگھ والی جو پٹی شمالی میں ہے۔ اور درختان باغ قلمی پٹی شمالی و درختان باغ گوہر والا جو پٹی شمالی میں ہے اور اراضی کھیت باغ گوشائیں والی جو بھون و بہاری پاسیان کی کاشت میں ہے۔ پٹی جنوبی والی جس کی مالک تنہا منشی محمد علی حسین خان برادر اصغر منصرم ہیں لیکن کاغذات میں نام میرا بھی درج ہے وہ اس وقف سے مستثنیٰ رہے گی۔ فقط محمد فدا حسین خان بقلم خود۔ العبد:۔ محمد فدا حسین خان احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبدالقدیر احمدی ولد حافظ مولا بخش مرحوم قوم شیخ ساکن شاہجہان پور محلہ بہادر گنج بقلم خود گواہ شد:۔ حافظ سخاوت علی احمدی ولد حاجی امام بخش مرحوم قوم شیخ ساکن شاہجہان پور محلہ بائزوزئی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ رگھوناتھ سہائے وکیل شاہجہانپور بخط انگریزی ۲۷ جنوری ۱۹۳۰ء گواہ شد:۔ لچھمی نرائن گپتا ایڈووکیٹ بخط انگریزی۔ گواہ شد:۔ قریشی نثار احمد احمدی وکیل شاہجہانپور گواہ شد:۔ ایس۔ این بنرجی زمیندار سابق سپرنٹنڈنٹ پولیس یو۔ پی و راجپوتانہ ساکن شاہجہانپور ۲۷ جنوری ۱۹۳۰ء بخط انگریزی گواہ شد:۔ معصوم علی خان ولد ناظم علی خان ساکن محلہ رنگ محلہ بقلم خود۔ ۲۷ جنوری ۱۹۳۰ء درمیان ۲ و ۳ بجے دن رجسٹری ہوئی معصوم علی خان و حاجی نعمت اللہ خان نے شناخت مقرر کی نعمت اللہ خان گواہ کو سب رجسٹرار پہچانتے ہیں۔ ص

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

مفصلہ ذیل فہرست ان خریداروں کی ہے جن کا چندہ ۱۶ ستمبر ۳۵ء سے ۱۵ اکتوبر ۳۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ براہ مہربانی علد سے جلد اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر یا دستی یا بذریعہ محاسب صدر انجمن احمدیہ بھجوادیں۔ ورنہ ان کے نام اکتوبر ۳۵ء کے پہلے ہفتہ میں وی۔ پی ہونگے۔ جنہیں وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔

مینجر

۱۲ میاں غلام حسین صاحب
۳۴ مرزا برکت علی صاحب
۱۳۴ چودھری محمد عبد اللہ صاحب
۱۳۶ - میاں محمد شریف صاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۸۶ - مولوی غلام علی صاحب
۳۱۳ - مولوی کرم داد خانصاحب
۳۲۵ - ڈاکٹر احمد اشفاق صاحب
۳۶۲ - بابو عبد الغفور صاحب
۳۶۵ - منشی حامد حسین صاحب
۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
۶۱۶ - چوہدری غلام سرور صاحب
۸۲۰ - محمد ایوب خانصاحب
۸۷۰ - مولوی نیاز محمد صاحب
۸۷۳ - مستری مہر اللہ صاحب
۹۱۹ - ملک رسول بخش صاحب
۹۳۰ - مولوی غلام رسول صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۰۴۰ - ماسٹر محمد پریل صاحب
۱۱۷۴ - شیخ معراج الدین صاحب
۱۴۱۲ - منشی طفیل محمد صاحب
۱۴۹۲ - چوہدری محمد حیات صاحب
۱۵۴۰ - ایم احمد صاحب
۱۶۲۶ - عطاء اللہ صاحب
۱۷۰۵ - ڈاکٹر گوہر دین صاحب
۱۷۹۳ - کریم اللہ صاحب
۱۸۹۸ - سراج الدین صاحب
۱۹۱۱ - میاں جان محمد صاحب
۱۹۲۱ - چوہدری مصاحب علی صاحب
۱۹۹۵ - سردار خانصاحب
۲۰۰۲ - میاں نصیر الدین صاحب
۲۳۷۶ - محمد عبد الرشید صاحب
۲۴۴۰ - شیخ عبد الحمید صاحب
۲۵۰۸ - مولوی نظام الدین صاحب

۲۵۳۵ - حکیم ابو طاہر محمود صاحب
۲۵۸۲ - چوہدری نعمت خانصاحب
۲۷۱۷ - غلام نبی صاحب
۲۷۶۹ - عبد الرب صاحب
۲۷۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۴۷ - کرنل اوصاف علیخانصاحب
۲۹۵۵ - ملک محمد رفیق صاحب
۳۳۹۹ - صوفی فضل الٰہی صاحب
۳۴۳۰ - منشی عبد العزیز صاحب
۳۶۱۱ - منشی جھنڈے خانصاحب
۳۶۵۳ - محمد علی صاحب
۳۸۴۴ - منشی الطاف حسین صاحب
۴۱۹۱ - قمر الدین صاحب
۴۲۸۲ - منشی عطا محمد صاحب
۴۳۳۱ - سومیر خان صاحب
۴۳۳۷ - غلام قادر صاحب
۴۴۳۴ - عبد القادر صاحب
۴۴۷۶ - ملک غلام رسول صاحب
۴۵۳۰ - خدا بخش صاحب
۴۶۳۶ - غلام محمد صاحب اختر
۴۷۰۶ - چودہری محمد حسین صاحب
۴۷۹۱ - سردار محمد یعقوب خانصاحب
۴۸۶۰ - امام بخش صاحب
۴۹۲۵ - چوہدری عبد الرحیم صاحب
۵۲۳۱ - چوہدری محمد بخش صاحب
۵۲۳۲ - محبوب عالم صاحب
۵۲۷۷ - اعجاز حسین صاحب
۵۲۸۱ - مولوی محمد کریم صاحب
۵۴۶۸ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
۵۵۴۳ - محمد شریف خانصاحب
۵۶۲۵ - مستری محمد عمر صاحب
۵۶۸۲ - عبد الشکور صاحب
۶۱۰۶ - بابو مولا بخش صاحب
۶۱۲۰ - گلزار محمد صاحب
۶۵۹۲ - محمد خانصاحب

۶۷۸۴ - عبد الرحیم صاحب
۶۸۳۸ - نور محمد صاحب
۶۸۸۰ - محمد الیاس صاحب
۶۹۰۳ - اے۔ ایچ حکیم صاحب
۶۹۲۰ - ملک بہادر خانصاحب
۷۰۷۸ - عبد السلام صاحب
۷۰۹۸ - نور محمد صاحب
۷۱۲۱ - محمد حسین خانصاحب
۷۱۵۴ - خلیفہ عبد الرحیم صاحب
۷۱۸۸ - بابو عبد العزیز صاحب
۷۲۱۴ - محمد عبد السمیع صاحب
۷۲۲۲ - سید موسےٰ رضا صاحب
۷۲۳۲ - نور احمد خانصاحب
۷۵۴۶ - منشی محمد یعقوب صاحب
۷۵۵۲ - بابو محمد حنیف صاحب
۷۵۶۲ - ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۷۲۵ - ملک نادر خانصاحب
۷۷۲۶ - فیض احمد صاحب
۷۷۴۰ - خانصاحب ضیاء الحق صاحب
۷۷۵۵ - خواجہ عبد الغفار صاحب
۷۸۲۲ - محمد الدین صاحب
۷۸۳۴ - مولوی قدرت اللہ صاحب
۷۸۴۰ - پیر عبد العلی صاحب
۷۸۴۶ - تبارک حسین صاحب
۷۸۵۸ - ملک گل محمد صاحب
۷۹۲۰ - مخدوم محمد افضل صاحب
۷۹۲۳ - بدیع الزمان خان صاحب
۷۹۳۸ - عبد المجید صاحب
۷۹۴۶ - محمد اکرم صاحب
۸۰۳۶ - نصیر احمد خانصاحب
۸۱۹۹ - خانزادہ امیر اللہ خانصاحب
۸۲۶۲ - محمد عبد الحق صاحب
۸۳۰۳ - مولوی غلام نبی صاحب
۸۳۱۴ - قاضی محمد اسلم صاحب
۸۳۱۹ - محمد شفیع صاحب۔

۸۳۶۸ - محمد شفیع صاحب
۸۳۹۰ - ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب
۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
۸۴۳۹ - سیکرٹری انجمن احمدیہ
۸۴۴۲ - منیجر احمدیہ فرنیچر
۸۴۷۶ - ڈاکٹر فضل کریم صاحب
۸۵۰۹ - محمد اکمل صاحب
۸۵۳۰ - محمد جعفر صاحب
۸۵۴۳ - نصر اللہ خانصاحب
۸۶۴۱ - احمد الدین صاحب
۸۶۴۷ - قادر بخش صاحب
۸۶۷۴ - سید محمود شاہ صاحب
۸۶۹۰ - ملک غلام حسین صاحب
۸۷۳۰ - صلاح الدین احمد صاحب
۸۷۷۵ - عباس علی شاہ صاحب
۸۸۱۸ - عبد الغنی صاحب
۸۹۱۶ - عین علی شاہ صاحب
۸۹۷۵ - انڈین موٹر سٹور
۸۹۷۱ - مرزا محمد صادق صاحب
۸۹۷۸ - بابو عبد الجلیل صاحب
۸۹۷۹ - فتح محمد صاحب
۸۹۹۶ - سید محبوب عالم صاحب
۸۹۹۷ - سید حافظ عبد الرحمٰن صاحب
۹۰۱۵ - ڈاکٹر شیخ سردار علی صاحب
۹۰۴۲ - چوہدری فتح خاں صاحب
۹۰۸۱ - شیخ محمد علی صاحب
۹۱۳۰ - ملک عبد الحق صاحب
۹۱۷۱ - آئی۔ ایس۔ عبد القادر صاحب
۹۲۰۲ - سردار فیض اللہ خانصاحب
۹۲۳۴ - چودہری پیر محمد صاحب
۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب
۹۲۴۵ - ملک فضل کریم صاحب
۹۲۸۷ - غلام احمد صاحب
۹۲۹۴ - محمد اسماعیل صاحب
۹۳۲۳ - شیخ اسمٰعیل ابراہیم صاحب
۹۳۲۵ - غلام صمدانی صاحب
۹۴۲۱ - احمد جان صاحب
۹۴۲۲ - عبد اللہ خانصاحب
۹۴۸۲ - خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۰۰ - چوہدری محمد حسین صاحب
۹۵۱۳ - چوہدری غلام حسین صاحب
۹۵۲۹ - محمد عبد العزیز صاحب
۹۵۵۴ - مرزا رشید احمد صاحب

۹۵۵۷ - ملک غلام مہدی خاں صاحب
۹۵۸۵ - شیخ منظور الٰہی صاحب
۹۵۹۲ - مولوی محمد فضل صاحب
۹۶۰۱ - شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۲۳ - غلام محمد صاحب
۹۶۳۲ - محمد یعقوب خانصاحب
۹۶۳۹ - بہاء الحق صاحب
۹۶۵۰ - چوہدری خدا بخش صاحب
۹۶۶۹ - بریگان میاں اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۷ - ایم۔ ایچ احمدی صاحب
۹۷۰۹ - سلطان ظفر الحق خانصاحب
۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
۹۷۴۰ - غلام قادر خانصاحب
۹۷۴۵ - محمد اسمٰعیل صاحب
۹۸۰۳ - سید رسول شاہ صاحب
۹۸۲۴ - ایم۔ ایچ مرغوب اللہ صاحب
۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
۹۸۵۹ - شیخ سلطان علی صاحب
۹۸۶۳ - عبد الواحد صاحب
۹۸۸۱ - صوفی علی محمد صاحب
۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
۹۸۹۳ - منشی کرم الدین صاحب
۹۸۹۸ - منشی عبد اللہ صاحب
۹۹۵۴ - منشی برکت علی صاحب
۹۹۷۰ - محمد رمضان صاحب
۹۹۷۸ - حکیم عبد الصمد صاحب
۹۹۸۰ - سید بشارت احمد صاحب
۹۹۹۶ - چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۰۹ - محمد نذیر خانصاحب
۱۰۰۱۲ - ڈاکٹر علی گوہر صاحب
۱۰۰۱۶ - محمد سعید صاحب
۱۰۰۲۶ - جمیل احمد صاحب
۱۰۱۲۵ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
۱۰۱۳۶ - اظہار حسین صاحب
۱۰۱۳۹ - لال خانصاحب
۱۰۱۵۵ - نصیر احمد صاحب
۱۰۱۵۶ - سردار خانصاحب
۱۰۱۶۵ - مولوی عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۱۷۷ - پریذیڈنٹ صاحب احمدی ...
۱۰۱۸۱ - حکیم محمد رشید صاحب
۱۰۲۰۱ - مولوی احمد الدین صاحب
۱۰۲۴۵ - حافظ نور الٰہی صاحب
۱۰۲۴۷ - فتح محمد خانصاحب
۱۰۲۴۹ - یعقوب خانصاحب

۱۰۲۵۳ - چوہدری جان محمد صاحب
۱۰۲۶۰ - ڈاکٹر نذیر احمد خانصاحب
۱۰۲۶۵ - بابو سردار محمد صاحب
۱۰۲۶۷ - شیخ اللہ بخش صاحب
۱۰۲۶۹ - محمد یوسف صاحب
۱۰۲۷۰ - چوہدری غلام رسول صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۷۸ - چوہدری شاہ نواز صاحب
۱۰۲۸۴ - چوہدری سلطان علی صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب۔
۱۰۲۸۹ - غلام مولا خادم صاحب
۱۰۲۹۴ - منشی مہراں بخش صاحب
۱۰۳۱۱ - شیخ نواب دین صاحب
۱۰۳۳۰ - قاضی بسر عالم صاحب۔
۱۰۳۴۳ - چودہری محمد نقی صاحب
۱۰۳۵۸ - ماسٹر حسن الدین صاحب
۱۰۳۶۲ - بی بی شکیلہ صاحبہ
۱۰۳۷۰ - صالح محمد صاحب
۱۰۳۸۳ - اے سالیف خاں
۱۰۴۰۰ - چوہدری فضل الٰہی خانصاحب
۱۰۴۵۹ - محمد بخش صاحب
۱۰۴۶۲ - لفٹنٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۶۵ - منشی احمد الدین صاحب
۱۰۴۶۷ - چوہدری غلام علی صاحب
۱۰۴۶۸ - بیت الناصر
۱۰۴۷۳ - عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۷۷ - خدا بخش صاحب
۱۰۴۷۹ - مولوی محمد محبوب صاحب
۱۰۴۸۲ - سید احمد صاحب
۱۰۴۸۴ - محمد مستقیم صاحب
۱۰۴۸۹ - راجہ خاں بہادر صاحب
۱۰۴۹۱ - محمد نواز خانصاحب
۱۰۴۹۳ - بجانہ خانصاحب نواب عبد اللہ خان صاحب
۱۰۴۹۵ - چوہدری حمید اللہ صاحب
۱۰۴۹۸ - منظور احمد صاحب
۱۰۴۹۹ - مرزا فاضل بیگ صاحب
۱۰۵۰۶ - محمد رشید خانصاحب
۱۰۵۱۰ - اہلیہ صاحبہ چودھری محمد نذیر خان صاحب۔
۱۰۵۱۴ - بابو محمد سعید صاحب
۱۰۵۱۷ - چودھری عزیز حسین صاحب
۱۰۵۲۶ - سید علی اصغر علیشاہ صاحب
۱۰۵۲۹ - منشی نور الدین صاحب

دوکان سرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعودؑ و حکیم نورالدین صاحبؓ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری۔ غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو اب بغیر عینک استعمال کرنیکے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج کرتا ہوں۔ ایسی ہزارہا شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

۱۔ جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلےٰ قادیان۔ اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ ۴۔ جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان آپ کے سرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ ۵۔ جناب عبدالغنی صاحب آفیسر فراش خانہ پٹیالہ۔ میں نے سولہ روپے کی عینک آپ کے سرمہ کے استعمال کرنے کی وجہ سے چھوڑ دی ہے۔ ۶۔ جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک پڑھ سکتا ہوں ترکیب استعمال۔ صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جائیں۔ خالص ممیرا ۳ ماہ کے لئے رعایتی فی تولہ قیمت صہ پہلی قیمت دس روپیہ فی تولہ تھی۔ سرمہ قسم خاص تین ماہ کے لئے رعایتی قیمت فی تولہ صہ پہلی قیمت دس روپیہ فی تولہ تھی۔ سرمہ درجہ اول قیمت فی تولہ عہ سرمہ درجہ اول سیاہ قیمت فی تولہ عہ سرمہ سلاجیت قیمت فی تولہ ۱۲ر قسم دوم فی تولہ

سید احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اسقدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اسکو مثل آبحیات تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دیگی۔ اسکے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل ۱۵ سالہ جوان کے بن گئے یہ نہایت درجہ مقوی بھی ہے اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی قیمت فی شیشی عہ روپیہ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگا لیجئے

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ہمارے آہنی خراس (بیل چکی) پر اڑھائی سو روپیہ سرمایہ لگا کر

پچاس روپیہ ماہوار منافع حاصل کیجئے

تفصیلی حالات اور قیمتیں معلوم کر کے آپ یقیناً خوش ہونگے۔

علاوہ ازیں

شہرۂ آفاق آہنی رہٹ (آبپاشی کا بہترین اور کم خرچ طریقہ) فلور ملز بیلنے جات۔ انگریزی ہل چاف کٹرز۔ بادام روغن سیویاں قیمے۔ اور چاولوں کی مشینیں زراعتی آلات اور دیگر مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست **مفت** طلب کیجئے۔

اصلی اور اعلیٰ مال منگانیکا قدیمی پتہ

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز۔ انجینئرز بٹالہ پنجاب

کٹ پیس

کی تجارت موجودہ کساد بازاری میں بہترین کام ہے۔ لیکن تازہ عمدہ اور ارزاں مال بنڈلوں میں بغیر کسی گڑبڑ یا ملاوٹ کے جیسا کہ ولایت سے آتا ہے صرف "دی امپیریل یونائٹڈ کمپنی ہول سیل سپلائرز آف کٹ پیس و سیکنڈ ہینڈ کوٹ" بکل روڈ کراچی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ لسٹ مفت اور نمونہ جات کٹ پیس ۸ آنہ کے ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

موسم سرما جلد آرہا ہے

کمزور اصحاب ابھی سے توجہ کریں

کمزوری اور بڑھاپا خود ایک بیماری ہے۔ بلکہ سو بیماریوں کی ایک بیماری ہے۔ اس سے بچنے کیلئے ہماری تیار کردہ کنگ آف ٹانکس گولیوں کا استعمال ابھی سے شروع کر دیں۔ یہ گولیاں سونا کستوری لیستھین یوہمبین۔ ڈمیانہ اور کئی ایک بیش قیمت اجزا کا مقوی مفرح اور زود اثر مرکب ہیں اور طاقت مردانہ اعصابی و دماغی کمزوری کیلئے حیرت انگیز مفید ہیں قیمت رعایتی ایک ماہ کی خوراک کیلئے للعہ چار روپے۔ محصول ڈاک ۵ر

ملنے کا پتہ شیخ احسان علی اینڈ سنز فیض عام میڈیکل ہال قادیان

امیرالمومنین کا ارشاد

الفضل ۱۲ فروری ۳۳ء "ہومیو پیتھک طریق علاج کی دریافت نے طبی دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کر دیا۔۔۔۔۔۔ اس طریق علاج سے بہت سے امراض جو لاعلاج سمجھے جاتے تھے۔ قابل علاج ثابت ہو گئے۔ اور طبی علوم میں بہت ترقی ہوئی۔ آپ بھی ہومیو پیتھک علاج کریں۔ مجھ سے مشورہ لیں۔

ایم۔ ایچ۔ احمدی چتوڑ گڑھ۔ میواڑ

اجرت پیشگی بھیجنے والے کو محصول ڈاک معاف

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ مسٹر نیویل چیمبرلین نے تنازعہ ابی سینیا کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "وقت آگیا ہے کہ برطانیہ اپنے تحفظ کے لئے کم از کم فوجی طاقت تیار رکھے۔ کیونکہ کوئی علم نہیں۔ اینگلو فرنچ اعلان یا مجلس خمسہ کی مساعی جنگ کو روک سکیں گی یا نہیں۔

شملہ ۲۳ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے ماہ نومبر میں سر لانسلاٹ گراہم رخصت پر جانے والے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ رخصت کے بعد مسٹر گراہم اور مسٹر ہوبیک علی الترتیب سندھ اور اڑیسہ کے گورنر مقرر کئے جائیں گے۔

کابل ۲۳ ستمبر۔ سرحد ایران و افغانستان کے متعلق تصفیہ کرنے والا کمیشن سرحد ایران کو روانہ ہو گیا ہے۔ اب ایران اور افغانستان کی از سر نو حد بندی کی جائے گی۔

تھیاگلی ۲۳ ستمبر۔ علاقہ مہمند کی صورت حالات کے متعلق سرکاری اعلان مظہر ہے کہ تمام حلیم زئی لوگوں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ نیز بیزئی اور دانش خیل کے تمام قبائل سے نیک چلنی کی ضمانتیں لی جا رہی ہیں

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ روما کے فیصلہ کے متعلق لنڈن کے سرکاری حلقوں نے کسی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ اطالیہ کی طرف سے مجلس خمسہ کو کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ اطالوی اعلان نے صلح کے تمام دروازے بند کر دئے ہیں

نیپلز ۲۳ ستمبر۔ اٹلی نہایت سرگرمی سے افریقہ کو کمک بھیج رہا ہے۔ اس ہفتہ پانچ جہاز روانہ ہوئے جن پر چھ ہزار سپاہی لاریاں خچریں اور اسلحہ موجود تھا۔

ٹوکیو ۲۳ ستمبر۔ بحری بیمہ کمپنیاں اطالوی سامان کی پالیسیاں قبول کرنے کے سلسلہ میں جنگ کے امکانات کو نظر انداز کر رہی ہے۔

سری نگر ۲۳ ستمبر۔ حکومت کشمیر کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ گلینسی کمیشن کی سفارشات کے مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۳۲ء سے ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء تک تمام محکموں کی تشکیل کے متعلق جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ سرکاری ملازموں میں ۶۸ کا اضافہ ہوا ہے۔

شملہ ۲۳ ستمبر۔ آج کونسل اوف سٹیٹ میں قانون ضابطہ فوجداری پر بحث ہوئی۔ ہوم سکرٹری نے کہا۔ اس بل کو پیش کرنے سے حکومت کا مقصد سول نافرمانی دہشت انگیزی اور فرقہ آرائی کے امکانات کو روکنا ہے۔ مخالف پارٹی کے لیڈر رام سرنداس نے کہا۔ کہ حکومت اس معاملہ پر اسمبلی کے آخری فیصلہ کی روشنی میں غور کرے۔ اور بل کو مسترد کر دے اور صوبجاتی کونسلوں کو مقامی طور پر کارروائی کر کے ان خطرات سے نپٹنے دے جن کے خلاف وہ اپنے آپ کو مسلح کرنا چاہتی ہے

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ جنیوا سے آمدہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ابی سینیا نے دول خمسہ کی تجاویز کو منظور کر لیا ہے۔ شرط یہ ہے۔ کہ شہنشاہ کے حقوق کو برقرار رکھا جائے

لاہور ۲۴ ستمبر۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں مسجد شہید گنج گرانے والے سکھوں کے خلاف حاجی ضیاء اللہ کی طرف سے دائر کردہ استغاثہ زیر دفعہ ۲۹۵ تعزیرات ہند کی سماعت ہوئی استغاثہ کی طرف سے ڈاکٹر محمد عالم اور میاں عبدالحی ایڈووکیٹ پیش ہوئے۔ عدالت نے مستغیث کے نام نوٹس جاری کیا ہے کہ وہ ۳ اکتوبر کو عدالت میں حاضر ہو کر بیان دے۔

بردوان ۲۳ ستمبر۔ دریائے دمودر میں طغیانی آگئی ہے۔ اور کنارے پر واقع شہر اور دیہات خطرہ میں ہیں

لاہور ۲۴ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے تلوار کی اجازت عام کے لئے ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں کی۔ اس لئے بعض مسلمان نوجوانوں کو جن کے قبضہ میں ایک ایک تلوار تھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

جنیوا ۲۳ ستمبر۔ تنازعہ ابی سینیا کی صورت حالات اور اٹلی کی طرف سے دول خمسہ کی کمیٹی کی تجاویز کے استرداد کے متعلق انتہائی مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ روم سے آمدہ برقیہ مظہر ہے۔ کہ اٹلی فوری طور پر لیگ سے علیحدہ نہیں ہو گا۔ لیکن اس اقدام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بحث و تمحیص ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" لنڈن لکھتا ہے۔ کہ سائنیور مسولینی کے چار مطالبات ہیں۔ جس میں حبشہ کی فوج کو غیر مسلح کرنے کا بھی مطالبہ ہے

شملہ ۲۳ ستمبر۔ کوئٹہ میں کھدائی کا کام بدستور جاری ہے۔ ۴۳۵ انسانی اور ۱۲۷ حیوانی لاشیں برآمد کی گئیں۔

آگرہ ۲۳ ستمبر۔ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں آگرہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی تھی۔ تین بجے بعد دوپہر مسلمانوں نے جلوس نکال کر دفعہ ۱۴۴ توڑنے کی کوشش کی۔ مگر پولیس نے یہ کوشش کامیاب نہ ہونے دی۔

مالٹا ۲۴ ستمبر۔ مالٹا کو یقین ہے۔ کہ برطانیہ اس کی حفاظت کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ مالٹا کی آبادی ایر فورس کی خفیہ سرگرمیوں میں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہے۔ مدافعت کے طرائق اور بارود و ذخیرہ دبرد آزمائی پر لیکچر دئے جا رہے ہیں۔

شملہ ۲۳ ستمبر۔ آج اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوا۔ استفسارات کے دوران میں آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے کہا۔ کہ ہوڑہ پل کا تعلق پورٹ کمشنر اور مقامی گورنمنٹ سے ہے۔ آپ نے قہوہ پر ٹیکس کا بل پیش کیا۔ اور کہا کہ اس ٹیکس کی آمد ہندوستان کے ماہر قہوہ نوشی کے پراپیگنڈہ پر صرف کی جائے گی۔ اور حکومت کا یہ اقدام کاشتکاران قہوہ کی بار بار درخواست پر ہے۔ مسٹر نیل کنٹھ داس نے ترمیم پیش کی جو مسترد ہو گئی اور بل پاس ہو گیا۔

کراچی ۲۳ ستمبر۔ کراچی کانگرس کمیٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تنازعہ ابی سینیا کی صورت حالات کے متعلق تشویش کا اظہار کیا گیا۔ اور حبش کی آزادی کو برقرار رکھنے کی قرارداد پاس کی گئی

امرتسر ۲۴ ستمبر۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۵ آنہ چھ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۲ آنہ ۳ پائی۔ دیسی کھانڈ ۹ روپیہ ۸ آنے سے لے کر ۱۲ روپیہ ۱۰ آنہ تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۳ آنے چھ پائی۔ سونا دیسی ۶۶ روپے ہے

کلکتہ ۲۳ ستمبر۔ مسٹر گنیش صدر استقبالیہ کمیٹی بنگال پراونشل کانگرس سوشلسٹ کانفرنس نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ گورنمنٹ غیر معمولی اختیارات سے آزادی تحریر و تقریر کو دبا رہی ہے اور بنگال میں ۲۰ ہزار نوجوان بغیر مقدمہ چلائے نظر بند کئے ہوئے ہیں۔

الہ آباد ۲۳ ستمبر۔ آج مقامی پولیس نے لیبر لیڈروں کے مکانات پر چھاپہ مارا اور دو گھنٹہ کی تلاش کے بعد اشتراکی لٹریچر اینٹوں کے ایک ڈھیر میں چھپا ہوا برآمد کیا۔

کلکتہ ۲۳ ستمبر۔ بنگال پراونشل کانگرس سوشلسٹ کا اجلاس ہو رہا تھا جس میں تجویز منظور کی گئی۔ کہ آئندہ اصلاحات کے ماتحت عہدے قبول نہ کئے جائیں۔ عین اس وقت چند کمیونسٹوں نے "سوشلسٹ برباد" کے نعرے لگائے جس پر اجلاس میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اور سوشلسٹوں اور کمیونسٹوں میں دست بدست جنگ شروع ہو گئی۔ بالآخر شورش پسندوں کو جلسہ گاہ سے باہر نکال دیا گیا۔

احمد آباد۔ ۲۳ ستمبر۔ ہتھیاروں کے آٹھ پارسل بلا حصول لائسنس بھیجے جا رہے تھے۔ کہ آبکاری پولیس نے ریلوے سٹیشن پر انہیں پکڑ لیا۔ اور ایک شخص کو جو انہیں لے جا رہا تھا۔ گرفتار کر لیا۔

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی